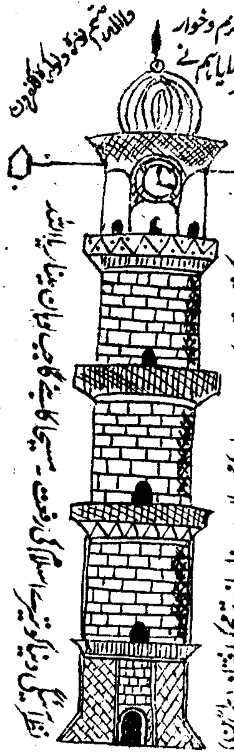


نور دکھلا کے تیرا سب کو کیا ملزم و خوار
سب کا دل آتش سوزاں میں جلایا ہم نے

بسم اللہ الرحمن الرحیم — ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم (الرعد) — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الحکم

قادیان دار الامان

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر ۱۳	۱۰ اپریل ۱۹۰۲ء مطابق ۳۰ ذیحجہ سنہ ۱۳۱۹ھ یوم پنجشنبہ	جلد ۶

فہرست مضامین

پیسہ اخبار اور لاہور

اور

مسیح موعود (علیہ السلام) اور

قادیان دار الامان

بہت ... دیسی اخبار ... کے خلاف ... پیسہ اخبار نے ایک عرصہ سے ... کر رکھا ہے کہ خدا تعالے کے ... مرسل مسیح موعود اور احمدی سلسلہ کی نسبت سخت تلخ دلی اور غیظ سے زہر اگلتا ہے۔ ایک ایسا شخص جو اس امر میں اپنی قوم اور معاصرین میں کبھی مسلم اور مشار الیہ نہیں ہوا کہ وہ اعلائے کلمۃ اللہ۔ احقاق حق اور ابطال باطل کے جوش اور حمیت سے لبریز ہے اور شعائر اللہ کی بزرگداشت اپنے اعمال و اقوال سے کرنے والا اور انکی بیعزتی اور ہتک پر بے اختیار جامہ سے باہر ہو جانے والا ہے۔ بیچین کرنے والے بغض سے بھر کر ایک سر آشفتہ کی طرح چودھویں صدی کے مجدد خدا کے مسیح اور مہدی کی عزت پر بڑھ بڑھ کر حملہ کرتا ہے۔ اس بے طرح کے جوش کے اسباب اور علل پر غور کرنے سے اور کوئی وجہ اور تحریک سمجھ میں نہیں آتی بجز اس کے کہ

نیش عقرب نہ از پئے کین است
مقتضائے طبیعتش این است

بدقسمت نا عاقبت اندیش پیسہ اخبار اگر ہمارے ساتھ اپنے مقدمہ فوجداری کو زمین تک محدود رکھتا تو ممکن تھا کہ اسکا منحوس وجود بے التفاتی اور اعراض کے تاریک گڑھے میں بے فایدہ کوڑے کرکٹ کی طرح پھینک دیا جاتا مگر شقاوت

اور انانیت نے اسے صبر کرنے نہین دیا جب تک اس نے خدا کے اپنے ہاتھ قایم کردہ سلسلہ کے ساتھ اپنے مقدمہ کو آسمان پر پہونچا نہین لیا۔ اب وہ دیکھیگا اور دیکھنے والے دیکھین گے کہ آسمان سے کھلا کھلا اور حق و باطل مین فرق کردینے والا فیصلہ کس کے حق مین نازل ہوتا ہے۔

پیسہ اخبار مطبوعہ ۵- اپریل سنہ ۱۹۰۲ء نے ساتوین صفحہ مین "قادیان کے اخبار کی گ[illegible]ان اور قادیان کے مذہب کا نمونہ" عنوان جماکر لاہور کی نسبت لکھا ہے کہ لاہور مین انجمن حمایت اسلام کے جلسہ پر صدہا آدمی طاعون زدہ ہواؤن کے [illegible] اور پھر لاٹ صاحب کی تقریب ورود پر اسی قسم کے لوگون کا بہت بڑا ہجوم ہوا پھر بھی لاہور طاعون سے محفوظ رہا اور امید ہے کہ محفوظ رہیگا اور پھر بڑی جرأت اور شوخی سے لکھتا ہے "اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ لاہور قادیان سے ایمانداری مین فایق ہے۔" پیسہ اخبار کی یہ امید یا پیشگوئی اور یہ نتیجہ خوفناک حملے ہین۔ خدائے غیور کی اس عظیم الشان وحی پر جو کئی دفعہ الحکم مین شایع ہوئی انہ اوی القریۃ یعنی یقینی بات ہے کہ خدا نے اس گاؤن کو اپنی پناہ مین لے لیا اور اس وحی پر کہ لولا الاکرام لہلک المقام یعنی اس سلسلہ احمدیہ کا پاس اور اکرام اگر خدا کو نہ ہوتا تو یہ مقام بھی ہلاک ہوجاتا۔ اب سننے والے سنین! اور دیکھنے والے دیکھین! کہ ایک طرف پیسہ اخبار ایک زمینی کیڑا اپنے جوش نفس اور ارضی مادہ کے ابخرات کی تحریک سے پیشگوئی کرتا اور ذمہ لیتا ہے کہ لاہور طاعون سے محفوظ رہیگا۔ اور دوسری طرف خدا کا مامور مرسل جری اور مسیح موعود خود خدائے حکیم علیم قدیر کی وحی انہ اوی القریۃ کی بنا پر ساری دنیا کے طبیبون فلیسفون اور منیجر پیسہ اخبار کو کھول کر سناتا ہے کہ قادیان یقیناً اس پراگندگی۔ تفرقہ۔ جزع فزع اور موت الکلاب اور تباہی سے محفوظ رہیگا اور بالضرور محفوظ رہیگا جس مین دوسرے بلاد مبتلا ہین اور بعضے ہونیوالے ہین۔

پیسہ اخبار نے خدا کی جلیل الشان وحی کی کسر شان کے لیے ایسا جھوٹا دعوے کیا اور امید ظاہر کی اور ناپاک نتیجہ نکالا ہے۔ پیسہ اخبار کا دل اور کانشنس گواہ ہین کہ اس کی امید کی بنیاد کسی مضبوط چٹان پر نہین۔ وہ ان زمینی قوتون پر بھروسہ کرکے آسمان کے خدا اور اس کے کلام کی ہتک کرتا ہے جو ابتک ہر سیلاب کے مقابل بند لگانے مین خس و خاشاک سے بھی بڑھ کر کمزور اور ہیچ ثابت ہوئی ہین پیسہ اخبار مین ذرا بھی خدا شناسی کا یا کم سے کم دور اندیشی کا مادہ ہوتا تو وہ سنبھلتے ہوئے دل اور پر آب آنکھون سے اس پر تحدی کلام کو دیکھتا اور بالبداہت اس نتیجہ پر پہنچ جاتا کہ زمین زادہ اور تاریکی کا فرزند ایسا دعوے کرنے اور کلام کرنے کا دل گردہ نہین رکھتا اس زمانہ مین جبکہ زمین کے غلیظ بخارون یعنی علوم مادیہ ڈاکٹری اور طبعی تحقیقات اور خوردبینی تکشیفات نے اپنے تئین کمال عروج پر پہنچا لیا ہے اور یورپ کے دلیر اور پر حوصلہ فرزند خدائی کی کل ہاتھ مین لے لینے کے لیے بر و بحر کو زیر و زبر کر رہے ہین اور با این ہمہ اس بلائے جانستان کے مقابل جہل اور ناتوانی کا اعتراف کرتے ہین ایک شخص جو پر شغب اور پر ہنگامہ اور پر تمدن شہرون سے ایک دور کے کنارہ مین رہتا ہے کس قدر قوت اور غیر متزلزل شوکت سے دعوے کرتا ہے کہ اگرچہ طاعون تمام بلاد پر اپنا پر ہیبت سایہ ڈالے گی مگر قادیان یقیناً یقیناً اس کی دستبرد اور صولت سے محفوظ رہیگا۔ اور وہ دیکھتا اور جانتا ہے کہ قادیان کے چارون طرف طاعون پھیلتا جاتا ہے اور قریب قریب کے اکثر گاؤن مبتلا ہوگئے ہین اور جوق جوق لوگ متاثر جگہون سے قادیان مین آتے ہین اور روک کا کوئی بھی سامان اور مقدرت نہین اس پر بھی وہ یہ بلند دعوے کرتا اور اقرار کرتا ہے کہ یہ مین اپنی طرف سے نہین کہتا بلکہ یہ خدا کا کلام ہے جو مین پہونچاتا ہون۔

مگر افسوس پیسہ اخبار نے راستی کے تمام مکذبون کی طرح سخت شتابکاری اور گستاخی اختیار کرکے چاہا ہے کہ خدا کے کلام کو پیرون کے نیچے کچل دے۔ مگر کیا پیسہ اخبار کی ذمہ داری لاہور کے لیے اور قادر علیم خدا کی ذمہ داری قادیان کے لیے ایک مضحکہ آمیز بات یا بازاری گپ کی مانند غیر ممیز رہ جائیگی؟ نہین! نہین! عنقریب ظاہر ہوجائیگا۔ کہ زمین کے کمزور کیڑے کی بات مین اور فاطر ارض و سما کے مقتدر کلام اور دعوے مین کیا فرق ہے۔

سنو اے زمین کے فرزندو! اور کان لگاؤ اے آسمان سے انقطاع کرکے مادیات پر جھک جانے والو! پھر سنو اے خدا کے مامور مرسل کی بیعزتی کرنے والو! اور راستبازون سے عداوت کرنے کے ٹھیکہ دارو! کہ انہ اوی القریۃ اس خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسے علیہ الصلوۃ والسلام پر توریت نازل کی اور حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والسلام

پر خاتم الکتب قرآن کریم کو اتارا۔ ہم آسمان و زمین کے فاطر خدا کو گواہ رکھ کر کہتے ہین کہ

یہ وحی ویسی ہی سچی ہے جیسے قرآن کریم کی وحی اس لیے کہ یہ اُسی کی تائید و تصدیق مین اتری ہے اور یہ ضرور پوری ہوگی اور ضرور ہوگی۔

انہ اوی القریۃ کا مفہوم صاف لفظون مین تقاضا کرتا ہے کہ اس مین اور اس کے غیر مین بین امتیاز ہو۔ اور یہ نہین ہو سکتا جب تک کم سے کم وہ شہر طاعون مین مبتلا نہ ہون جنہون نے سب سے زیادہ جنگ خدا کے سلسلہ سے کی۔ اور جہان پیسہ اخبار سا دشمن حق بود و باش رکھتا ہے۔ غیور خدا اپنے کلام کے اکرام و اعزاز کے لیے ایسا کرنے والا ہی تو کہ ایڈیٹر پیسہ اخبار کی امید اور پیشگوئی کی آنکھ مین خاک ڈالدے اور آدم کے دشمنون کی گردنین نیچے کروا کر اقرار لے کہ کیا یہ صحیح نہین کہ **قادیان دار الامان ہے؟**

پھر سن لو ازبس ضروری ہے کہ یہ بلا عام طور پر محیط ہو اس لیے کہ کوئی ہنسی کا موقعہ نہ پا سکے کہ قادیان ہی محفوظ نہین رہا فلان فلان جگہ بھی محفوظ ہے۔ خصوصاً خدا کی غیرت کا حملہ ان جگہون پر ہی جہان بڑے بڑے آئمۃ الکفر رہتے ہین اور ممکن ہے بلکہ غالب امید ہے کہ وہ بہتیر کس بیرس ناتوان و بہات بچ رہین۔ جہان سے تابڑ توڑ توبہ اور استغفار اور بیعت کے خطوط آ رہے ہین اور وہ چلا چلا کر کہہ رہے ہین کہ یا مسیح الخلق عدوانا اب پیسہ اخبار اپنے استہزا اور تکذیب اور لعن طعن کی ساری قوتون کو مسلح کرے اور انتظار کرے اس دن کا جبکہ اس کی امید اور نتیجہ کو خدا کا غضب اور حلم کسی اور رنگ مین ظاہر کرے جس کی اسے ہرگز توقع نہین۔

اسوقت معلوم نہین ناعاقبت اندیش جلدباز ایڈیٹر پیسہ اخبار کا لاہور مین ہوگا اور اپنی ذمہ داری کے میدان مین کھڑا ہوگا یا راستی کے ناکام دشمنون کے تاریک اور تنگ گڑھے مین ان سے ہم کنار ہو کر سوتا ہوگا۔

اس وقت بہت مناسب موقعہ اور موزون وقت تھا کہ پنجاب کے خرمن مین آگ لگی ہوئی دیکھ کر پیسہ اخبار اور لاہور کے غور و فکر کی قوت رکھنے والے لوگ خدا کے مسیح کے حضور مین ہاتھ پھیلا پھیلا کر دعا کی درخواست کرتے اور بڑی تضرع سے التجا کرتے کہ انکا لاہور بھی خدا کی عصمت و ایواء کے وعدہ مین **قادیان کی قسمت** مین شریک ہو جائے۔

انسان کی ہستی ضر سے بچنے والی اور نفع کو لینے والی واقع ہوئی ہے تو کس قدر ضروری تھا کہ خدا ترس اور عاقبت اندیش دل اس بات کو دیکھ کر ڈر جاتے **کہ طاعون** کی خبر خدا کے مرسل نے کوئی آج سے یا چار برس سے نہین دی بلکہ ۲۵ برس اس سے پہلے کی یہ باتین ہین۔ خدا تعالے نے اپنی بزرگ وحی مین خوفناک لفظون مین خبر دی تھی کہ آخری دنون مین مسیح موعود کی اتمام حجت کے بعد دنیا پر خطرناک امراض کا غلبہ ہوگا اور معاً یہ بھی خبر دی تھی کہ اس کے احباب اور انصار اس غضب سے محفوظ رہین گے*۔ کون نہین جانتا کہ اُسوقت دنیا کی ہوا اس زہر سے کس قدر پاک صاف تھی۔ اور اب کس قوت اور شوکت کے ساتھ یہ خبر اپنی سچائی کا ظہور دکھا رہی ہے اس سے ہر ایک بصیرت والا سمجھ سکتا ہے کہ اس شخص کی بات کے ماننے مین امن اور نجات ہے جس نے اسوقت بھی اور آج بھی علے وجہ البصیرت دعوے کیا کہ تمام بلاد اس زہر ہلاہل کے پیالہ کو مجبوراً پئین گے مگر قادیان اسوقت

پورے امن و عافیت کے مہد مین آرام کرتا ہوگا؟ یا اس نادان خدا سے دور کی جھوٹی امید مین شریک بجاؤ سے امن مل سکتا ہے جو اپنے جوش نفس سے کہتا ہے جو کچھ کہتا ہے۔ اب بھی موقعہ ہے اگر پیسہ اخبار اور جعفر زٹلی اور انکے مثیل توبہ نامہ شایع کر دین اور بڑے انکسار سے اپنی شتابکاری اور گستاخی کا اعتراف کر لین تو حضرت مسیح موعود **علیہ السلام** کمال رافت و کرم اور رحم سے جو آپ کا فطری خاصہ ہے انکے حق مین دعا مانگنے کو آمادہ ہین۔ اور وہ یقین رکھتے ہین کہ سچا تائب جہان کہین ہو **قادیان دار الامان** مین ہے۔ مگر افسوس ایک اونٹ کا سوئی کے ناکے سے نکل جانا آسان ہے پر بدبخت پیسہ کے فرزند کا خدا کی ملکوت مین داخل ہونا سخت دشوار ہے۔ محجوب عالم کے لیے بڑا منحوس اور پر شقاوت وہ دن تھا جبکہ اس نے اپنے اخبار کا نام پیسہ اخبار رکھا۔ اس منحوس نام نے جو ابن الدینار و الدرہم نام کا گویا مرادف ہے اسکے قوائے ذہنی پر ایسا اثر ڈالا کہ خدا طلبی اور خدا بینی کے قوے اس سے سلب کر لئے اور پھر لازماً اسکے دل مین خدا اور اسکے سلسلہ سے نبرد آزمائی کا جوش ڈالدیا۔ اگر اب تک پیسہ اخبار اور لاہور کے لوگ اپنے استہزا اور تعلی اور تکبر پر اصرار کرتے اور خدا کی ان باتونکو کذب اور افترا سمجھتے ہین تو انکے لیے بڑا عجیب موقعہ ہے کہ **خدا کی قدرت نمائی** کے جلی اور صاف صاف چھپے ہوئے نشان دیکھ لین۔ ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی راستی اور شفاعت کبرے کا یہ ثبوت پیش کیا ہے کہ قادیان کی نسبت تحدی کر دی

* [illegible] امراض الناس [illegible] منہ

اور ان الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئک لھم الامن وھم مھتدون - منہ

کہ وہ طاعون سے محفوظ رہیگا اور اپنی جماعت کے علاوہ اس جگہ کے ان تمام لوگون کو جو اکثر دہریہ طبع - کفار مشرک اور دین حق سے ہنسی کرنے والے ہین خدا کے مصالح اور حکمتونکی وجہ سے اپنے سایۂ شفاعت مین لے لیا ہے جیسے کہ برسون اس سے پہلے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ مین خبر دی تھی کہ وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم یعنی خدا انکو عذاب سے ہلاک نہ کریگا جبکہ تو انکے درمیان ہے - غرض ایک طرف تو اس بڑے بھاری دعوے کے مدعی نے اپنی بستی کی نسبت یہ دعوے کیا ہے اور دوسری طرف یہ دعوے کیا ہے کہ لاہور اور اس کی مثل وہ مقامات جن مین آئمۃ الکفر رہتے ہین طعمۂ طاعون ہونے سے ہرگز نہ بچین گے - اور حضرت ممدوح نے لکھا ہے اور بار بار فرماتے ہین کہ جہان ایک بھی راستباز ہوگا اس جگہ کو خدا تعالیٰ اس مشتعل غضب سے بچالیگا - اور حضرت ممدوح بڑے زور سے دعوے کرتے ہین کہ ان مقامات مین جن کی نسبت وہ خدا کے غضب کی پیشگوئی کہتے ہین ایک بھی راستباز نہین بلکہ راستی کے مکذب ہین - اور ایک بھی دل نہین جسمین حقیقی تقوے اور طہارت ہو - تو اب لاہور کے شرفا - علما اور پبلک کا فرض ہے کہ اپنے علما - فضلا - حکما - اور ملہمونکے پاس جاکر عرض کرین خصوصًا منشی الہی بخش - عبدالحق سے باصرار کہین کہ وہ بھی بالمقابل ایک پرزور پیشگوئی کر دین کہ لاہور ضرور ضرور محفوظ رہیگا اور اپنی شفاعت اور راستی کا اسطرح ثبوت دین - میان الہی بخش اپنی کتاب مین دعوے کرتے ہین کہ بارش کی طرح الہام ان پر برستے ہین اب وہ ایک ہی الہام لاہور کے حق مین کر دین - اب تو خداوند غیور نے فیصلہ کی بڑی آسان اور سیدھی سڑک تیار کر دی ہے اور صدق و کذب کا واضح معیار بر روئے کار آنے کے قریب ہوگیا ہے اس بیہودہ طومار مین جو داستان امیر حمزہ کی زیادہ دلچسپ اور مفید نہین اس آسمانی سلسلہ کی تردید کیلیے الہی بخش نے بڑی زحمت اٹھائی ہے مگر وہ کمزور کاغذ کہان روک سکتے تھے اس ترقی کے طوفان کو جو خدا کی اپنی مرضی اور تائید سے چل رہا ہے اور ہزار ہا آدمی اسوقت سے اس پاک سلسلہ مین داخل ہو چکے ہین - اب بڑا آسان اور صاف فیصلہ ہے خدا کا موعود مسیح اپنے صدق و حقیت کا معیار اس پیشگوئی کو ٹھیراتا ہے لہذا ان صدق کے مکذبون کا ہر طرح سے فرض ہے کہ اس کی تکذیب کے لیے جان توڑ کر لڑین اگر مصنف عصائے موسے کا اسوقت اسی شدومد سے یہ الہام شایع کر دے کہ "قادیان کے پیغمبر" کے دعوے کے خلاف لاہور طاعون کی دست درازی سے بچ رہیگا اسلیے کہ کم سے کم الہی بخش ملہم اور صادق اس مین ہے اور خدا کا ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ تھا کہ اگر ایک بھی راستباز ہوگا تو وہ لوط کی بستی کو ہلاک نہ کریگا - اگر الہی بخش لاہور کے بچاؤ کی پیشگوئی نہین کرتا تو وہ بڑی صفائی سے جایز رکھتا ہے کہ وہ کاذب اور تقوے اور تقرب الہی سے محروم مشہور ہو جاوے - اور . . عوام کالانعام مین محبوب ہونا زیادہ سے زیادہ جعفر زٹلی ثانی سمجھا جائے جنکا آسمان سے کوئی تعلق نہین اور اب سے خدا کا خوف کرین اور حیا سے کام لین وہ لوگ جو اسے اور اس کی کتاب کو خدا کے سلسلہ کا حریف مقابل بنلاتے ہین اور اسکے عجز کیصورت مین اسے عجل جسد لہ خوار سمجھ کر خدا کے سلسلہ کیطرف قدم بڑھائین - اور اسکے بعد ضروری ہے کہ لاہوری اور امرتسری امرتسر کے غزنوی جرگہ کے پاس عرضداشت لے جائین اور گاہے بزور اور گاہے بمنت انہین کہین کہ وہ جسے تم دجال کذاب اور مفتری کے نام سے یاد کرتے ہو اس نے ایسی عظیم الشان پیشگوئی کی ہے اور یہ گول مول اور پہلو دار باتین نہین بلکہ صاف صاف ہین اسلئے کہ وہ عنقریب اپنے صدق وکذب کی آپ گواہ بن جانے والی ہین تم لوگ بھی الہام اور مقرب اللہ ہونے کے مدعی ہو اور خدا کے راستبازونکے مکفر و مکذب ہو - اٹھو اور جلدی کرو اور مل کر کوئی ایسی پیشگوئی کرو جس سے "قادیان کے پیغمبر" کا دعوے باطل ہو جائے اور اس کی دو ہی صورتین ہین - یا یہ کہ لاہور اور امرتسر طاعون کے حملے سے محفوظ رہین یا یہ کہ

قادیان طاعون مین مبتلا ہو جائے

حضرت مرزا غلام احمد کا یہ دعوے ۲۵ - برس سے ہے کہ ان کی تکذیب پر آخر کار دنیا مین طاعون پڑنا تھا اور پھر خدا نے اس اکیلے صادق کی طفیل قادیان کو جس مین اقسام اقسام کے لوگ تھے اپنی خاص حفاظت مین لے لیا - کیا ممکن نہین کہ تم لوگ بھی خدا سے دعا کر کے ایک پیشگوئی اس سے لو کہ وہ لاہور اور امرتسر کو بچالے اس سے دو باتین پوری ہو جائین گی - مدعی مسیحیت اور مہدویت کا سارا شیرازہ کھل جائیگا اور آپ لوگ خدا اور خلق کے نزدیک مسلم راستباز ٹھہر جاؤ گے - اب یہ امتحان اور ابتلا کا وقت ہے ضروری ہے کہ اس راہ سے

نوٹ: احمدی جماعت جہان ہون وہ درحقیقت قادیان مین ہین اور وہ بیزار ہین ان سے جو اس پاک سلسلہ مین داخل نہین +

حق اور باطل ممتاز ہو جائے۔
پھر ازبس ضروری ہے کہ لوگ انجمن
حمایت الاہور کی خدمت مین بھی ڈیپوٹیشن
لے جائین اسلئے کہ اسکا بڑا بلند دعوے
ہے کہ وہ حامی اسلام ہے اور بڑا افسوس
ہے آج اس فرد اور اس گروہ پر جو ایسے
نازک وقت مین مسلمانون کی حمایت کا
ذمہ دار نہ ہو غرض انجمن سے درخواست
کرین کہ وہ بھی اپنے ملہمون سے کوئی پیشگوئی
شایع کرائین یا اپنے مسلم اطبا سے کوئی نسخہ
تیار کرائین کہ انکے محبوب وطن کے سر سے
بلا ٹل جائے۔ اب تو ضروری ہے کہ خدا کے
غیور کی غیرت جوش مین آ کر لاہور کی تقدیر
کو خوبی اور عافیت سے بدلدے اگر بلا کی
اس کی قسمت مین لکھی ہی تھی۔ اس لیے
کہ دوسری صورت مین مولویون اور پیر
زادون اور سجادہ نشینون اور تمام مکذبون
کی امیدون اور فتوون کے خلاف وقت
آ گیا ہے کہ میرزا غلام احمد قادیانی
ایک عالم کے نزدیک مسیح موعود
اور مہدی مسعود یقیناً ثابت ہو جائین
اور التباس اور شک کا سارا پردہ
اٹھ جائے۔
اے نیچریو۔ اور اے بیباک زندگی
کی چال کو پسند کرنے والو! اور اے مذہب
اور خدا کو پرانے زمانہ کا مشغلہ کہنے والو!
اور اے یورپ کی عقل اور سائنس کو خدا کے
لاکھون راستبازون کے سچے فلسفہ پر
ترجیح دینے والو! اور اے خدا کی صفت
تکلم اور پیشگوئیون پر ہنسی اڑانے والو!
اور اپنی ہوا و ہوس کے بتون کے پرستارو
بولو اور سوچ کر بولو کیا تمہارے
نزدیک مسیح موعود کے اس دعوے
اور پیشگوئی مین خدا کی ہستی پر۔ قرآن کریم
کی حقیقت پر۔ خدا کے متصف بصفات
کاملہ ہونے پر۔ یعنی ازل سے ابد تک
متکلم ہونے اور مدبر بالارادہ ہونے اور
قادر مطلق ہونے پر اور بالآخر **میرزا**
غلام احمد قادیانی کے منجانب
اللہ ہونے پر چمکتی ہوئی دلیل نہین ؟
اب خدا کا ارادہ ہے کہ تم مین سے بہتونکو
جگائے جو غفلت کی نیند مین اینڈے
پڑے سوتے تھے اور بہتونکے منہ
اپنی قدرت نمائی سے بند کر دے۔ جو
بہت جلدی خدا کی باتون پر ہنس دیتے تھے
اور وقت آ گیا ہے کہ خدا کی اس وحی کی
صداقت ظاہر ہو جائے جو آج سے
۲۲- برس پہلے براہین احمدیہ مین لکھی گئی
اور وہ یہ ہے "**دنیا مین ایک نذیر آیا**
دنیا نے اسے قبول نہ کیا پر خدا اسے
قبول کریگا اور زور آور حملون سے
اس کی سچائی ظاہر کر دے گا"
یہ وہی خدا کے زور آور حملے ہین جو اس کی
سچائی کے اظہار کے لیے ہو رہے ہین۔
اور ہنوز خدا معلوم کب تک انکا سلسلہ
جاری رہے۔ **آج وہی سعید ہے**
جو ہوا سے محسوس کرے کہ پیچھے
زور سے برسنے والا بادل آ رہا ہے
وان فی ذلک لآیۃ لقوم یومنون۔

خاکسار عبد الکریم - قادیان-
۹- اپریل سنہ ۱۹۰۲ء

تتمہ۔ اگرچہ اس سے پہلے ہم بہت
کچھ لکھ چکے ہین اور عاقبت بین خدا ترس
اس سے کافی سبق سیکھ سکتے ہین۔ مگر
خلق اللہ کے نصح اور مختلف پیرایون مین
اتمام حجت کے لئے پھر اسی مضمون کو برنگ دیگر
اعادہ کر دیتے ہین اور کہتے ہین۔ کہان
ہین اب منشی الہی بخش جنہون نے اتنی
بڑی کتاب عصائے موسے نام لکھ ماری
اس غرض سے کہ اس سلسلہ کو نابود کرین
ان پر فرض ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کے الہام انہ اوی القریۃ کے
مقابل شایع کرین انہ اوی لاہور
اور کہان ہین حافظ محمد یوسف جو ایک ذلیل
مداری کی طرح ایبٹ آباد کے فضل حق کو
کھلونکا تھیلا بنا کر ادھر ادھر لیے پھرتے
ہین حافظ صاحب ہوش کرین اور خدا
سے ڈرین اور غور کرین کہ خدا کے نشان
وہ نشان ہوتے ہین جنسے خلقت کو فائدہ
پہونچے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے
انہ اوی القریۃ کے الہام مین وہ نشان
دکھایا ہے جس نے قادیان کی مخلوق
کو اپنی حفاظت اور عاطفت کے پرونکے
نیچے لیکر حضرت موصوف کا منجی اور
نفع رسان خلایق ہونا ثابت کر دیا۔ اب
حافظ صاحب کا اور انکے خلیفہ مسیح کا فرض
ہے کہ وہ بھی کوئی ایسا نشان مشتہر کرین
اے عبد الجبار۔ اے عبد الحق۔ اے
عبد الواحد۔ اے راستبازونکی مکذب
حسد اور بغض سے لبریز قوم اٹھ کہ اب
تجھ پر نیند اور آرام حرام ہے اب یہ امتحان
کا وقت اور ایمان کی جانچ پڑتال کا موقعہ
ہے کہان ہین تمہارے ملہم اور قبول
دعا کے مدعی اب وقت ہے کہ وہ اپنا تعلق
اور تقرب الی اللہ تعالےٰ سے ثابت کرین اور
شایع کرین کہ خدا تعالےٰ انکی دعا اور برکت
سے امرتسر کو بچالے گا۔ یہ ایسا موقعہ ہے
کہ اس مین کوئی شر و فساد اور جنگ و جدال
نہین بلکہ اس مین گورنمنٹ عالیہ کی بڑی
بھاری تائید اور اس تشویش کے وقت
مین انکا ہاتھ بٹانا ہے گورنمنٹ کو امرتسر اور
لاہور کی خاص رعایت اور اکرام منظور
ہے اسلیئے کہ صوبہ پنجاب کے یہی دو عظیم الشان
شہر ہین اور لاہور تو دار الامارۃ ہے۔ جیسے
گورنمنٹ دل و جان سے آمادہ ہے کہ ایسے
شخص کی پوری قدر اور منزلت کرے جو
طاعون کے ازالہ کی مفید اور موثر دوا ایجاد
کرے۔ یقیناً گورنمنٹ بڑی شکر گذار ہوگی۔

ایسے مبارک وجود کی جو پوری ہو چکے رہین گے - اب الہی بخش عبد الحق حافظ محمد یوسف اور غزنوی جرگہ کو خدا کیطرف سے ایسا موقعہ ملا ہے جو کبھی ایسا نہین ملا - اگر وہ اب خاموش رہے اور کوئی الہام شایع نہ کیا تو صاف ثابت ہو جائیگا کہ وہ خدا تعالےٰ کے تقرب اور تعلق سے دور اور پورے مخذول ہین اور اگر انہون نے لاہور اور امرتسر کی نسبت پیشگوئی شایع کر دی جب بھی خدا تعالےٰ ظاہر کر دیگا کہ اسکی طرف سے کس نے کلام شایع کیا اور شیطان کے منہ سے کون بولا - ہان اے شیخ الکل فی الکل علی الکل نذیر حسین - اس بڑھاپے مین تو ہی کوئی ثبوت دکھا جا کہ تیرا آسمان سے تعلق ہے تجھ پر افسوس ہو گا کہ خدا کے مسیح موعود کی نسبت سب سے پہلے تو نے کفر کا فتوے لکھنے کے لیے قلم اٹھایا اور اب کیا اسی مسیح کے مقابل جو پکار پکار کر اپنا مقرب اللہ اور مرسل اللہ ہونا ثابت کرتا اور سینکڑون گذشتہ نشانون کے علاوہ اس وقت کے حسب حال یہ جدید نشان پیش کرتا ہے کہ انہ اوی القریۃ غرض اسی راستباز کے مقابل جسکی تذلیل کے لئے تو نے بہت کوشش کی اب اس ذلت اور خذلان کو پسند کرے گا کہ خدا تعالےٰ سے تیرا کوئی علاقہ نہین اور نہ استجابت دعا کا شرف تجھے بخشا گیا ہے اگر تو نے دہلی کی نسبت دعائین کر کے خدا تعالےٰ سے اس کی نسبت یہ الہام نہ پایا انہ اوی دہلی - بوڑھے دھلوی کے شاگرد رشید محمد حسین بٹالوی کیا تو اس میدان مین نہین نکلے گا - تو وہی نہین جو بڑی جرأت اور فضول گوئی سے ہوائی کاغذ مین ہانکین لگاتا تھا کہ تو مرزا غلام احمد قادیانی کے پیچھے پیچھے شکاری کیطرح پھرتا ہے اور وہ آگے آگے بھاگتے ہین - اگرچہ تیری اس ہرزہ درائی کو خدا نے بڑے بڑے عظیم الشان موقعون اور میدانون مین خاک مین ملایا - مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہ صدمے تیری سخت کھال کو محسوس نہین ہوئے اور تو نے اپنے تئین بھی مغالطہ مین ڈالا اور دوسرون پر بھی امر حق کو مشتبہ رکھنے مین کوشش کی - اب کیسا عجیب موقعہ ہے کہین آنا نہین جانا نہین - شرایط شروط کے جھگڑے نہین - گورنمنٹ کی حفاظت کی ذمہ داری اور پولیس کے درمیان آنیکے کوئی قضئے نہین گھر بیٹھے امن و آرام سے کام بنتا اور معاملہ طے ہوتا ہے - تم بھی بڑی قوت اور شوکت سے شایع کر دو کہ تمہارے خمیر کی جگہ بٹالہ طاعون سے محفوظ رہے گا - بٹالا اور قادیان پاس پاس ہی تو ہین - اگر قادیان محفوظ رہ سکتا ہے تو بٹالا کیون اس صاف ہوا سے حصہ نہین لے سکتا تم نے ایک دفعہ اپنے خواب بھی شایع کئے تھے اور ان خوابون کی بنا پر خدا کے مرسل اور اسکے سلسلہ طیبہ کی ہتک کی تھی - اب وقت ہے کہ اس ذریعہ سے اپنی راستی پر مہر لگاؤ ورنہ خوب سمجھ لو کہ وہ جس کی عزت کی روز افزونی اور اسکے سلسلہ کی ترقی تمہارے لیے آتش جہنم سے کم نہین اس عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے پر کس اکرام اور عزت کے تاج کو سر پر رکھنے والا ہے - پیر گولڑی - شمس بازغہ کے بنانے والے جو فضیلت کا عمامہ باندھنے کے لئے لاہور دوڑے آئے تھے اور اندر ہی اندر انہین آگ لگ رہی ہے کہ خدا کے سلسلہ کی بیعزتی دیکھین - کیا اس میدان مین نہین نکلینگے - پیر صاحب کے لیے تو بڑا بھاری موقعہ ہے کہ اب کرامت نمائی کا نشان کھڑا کرین اور خدا تعالےٰ سے الہام پاکر یہ دعوے شایع کرین کہ ان کا مولد و منشا گولڑہ طاعون کے صدمہ سے بچ رہے گا - پیر صاحب اب وقت آگیا ہے کہ آپ بھی اور آپ کے پیرو بھی نفس کے غلیظ اور تہ در تہ حجاب اور مغالطہ سے باہر نکل آئین - اگر آپ نے خدا سے دعا کر کے یہ الہام پا لیا انہ اوی گولڑہ یا اس کی ہم معنی کلام جسے آپ خدا کا کلام کہکر شایع کرین خواہ کسی زبان مین ہو تو خود آپکو اپنے تئین مبارکباد دینے کا اچھا موقعہ مل جائے گا کہ آپ مقرب اللہ اور ملہم اور محدث ہین اور آپ کی جماعت آپ کی نسبت ایمان مین نمایان ترقی کرے گی اور اگر آپ خاموش رہے اور خدا تعالےٰ نے ایک مخذول و مطرود کیطرح آپ سے اپنا مقدس چہرہ چھپا لیا تو خود آپکو بھی صاف طور پر واضح ہو جائے گا - کہ آپ مسند مشیخت پر بیٹھ کر اپنے آپ کو اور خدا کی خلق کو فریب دے رہے ہین -

اگر یہ لوگ جو مخاطب کئے گئے ہین خاموش رہ جائین تو ضرور ہے کہ ان کے حامی اور مداح اٹھین اور ان پردہ نشینون کو پکڑ پکڑ کر میدان مین لائین اللہ اکبر اللہ اکبر! کیا فیصلہ کا دن ہے کسقدر صفائی سے ایک بات پیش کی گئی ہے اس سے پہلے خدا کے مسیح کے ہر نشان کو تم لوگون نے بیعزت کرنے اور پامال کرنے کی بڑی کوشش کی اور امر حق کو دنیا کی آنکھ مین پوشیدہ اور مشتبہ کر دیا جبکہ تم نے آتھم نصرانی کے عظیم الشان نشان کی بیقدری کی اور طرح طرح کی بیجا باتین اس کی نسبت کہین اور پھر لیکھرام کی موت کے بین نشان کو بھی پاؤن کے نیچے کچل ڈالا اب تو بڑا صاف موقعہ اور سطح میدان مل گیا ہے اب ہی نکلو - اور اگر تم نے اب بھی توجہ نہ کی تو یاد رکھو کہ خدا تعالےٰ کی حجت تم پر پوری ہو گئی -

بالآخر موقعہ ہے کہ ہم لاہور کے ان پادریون کو عموماً اور پادری ڈاکٹر وائٹ بریخٹ کو خصوصاً مخاطب کرین جنکے اہتمام سے چند ہی روز ہوئے ایک پرچہ

نکلا تھا۔ کہ اگر لوگ طاعون سے محفوظ رہنا چاہتے ہین تو یسوع مسیح پر ایمان لائین۔ اگر ان کی طرف سے یہ پرچہ اور ایسا دعوے شایع نہ ہوتا تو ہمین کچھ ضرورت نہ تھی کہ ہم ان لوگون کو مخاطب کرتے مگر اسلام کا صدق اور اسلام کی سچی زندگی ہمین جوش دلاتی اور اس ہتک کے مقابل جو ضمناً اس عیسائی پرچہ نے اسلام کی نسبت جایز رکھی۔ ہمین حق واجب دیتی ہے کہ ہم ان پادریوں سے خطاب کرین۔ سو ہم بڑے زور اور وضاحت سے کہتے ہین اور ساری دنیا گواہ رہے کہ حقیقی نجات اور سچی شفاعت وہ ہے جسکے ساتھ اس دنیا مین چمکتے ہوئے ثبوت اور نشان ہون۔ اس لئے کہ اس جہان مین ہر قوم کا دعوے ہے کہ ان کے مذہب کی پیروی مین نجات اور ہر کش ہے یہانتک کہ ہمارے ملک کے بھنگی بھی بڑی قوت سے امید ظاہر کرتے ہین کہ والمیک کے دامن سے وابستہ ہو کر آخرکار وہی نجات پاینگے اور باقی ساری قومین ان کے پیچھے رہ جائین گی۔ اب اگر کوئی بین اور بنیادی ثبوت تو طبہ اور تمہید کے طور پر اس مشہود اور محسوس دنیا مین نہ ہو تو کسی کے ہاتھ مین اس بات پر یقین کرنے کی کیا وجوہ ہین کہ اسکا مذہب اور پیشوا دوسرے جہان مین یقیناً اسکا شفیع اور منجی ہوگا۔ پادری صاحب دہائی دیتے پھرتے ہین کہ یسوع مسیح اکیلا منجی ہے اور نجات اسکے خون سے وابستہ ہے اور وہی اکیلا الفا امیگا خدا ہے اس وقت ایک شخص نے صاف لفظون مین نہ اب سے بلکہ بارہ سال سے دعوے کیا ہوا ہے کہ وہ وہی مسیح موعود ہے جسکا وعدہ توریت کے مقدس نبیون نے اور خود حضرت مسیح ناصری نے اپنے دوبارہ آنے کے استعارہ مین دیا تھا۔ حضرت میرزا غلام احمد

قادیانی مسیح موعود کا یہ بھی دعوے ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام جنپر انجیل اتری اور جنہین غلطی سے عیسائی زندہ خدا بنا بیٹھے ہین دوسرے نبیون کی طرح موت کا پیالہ پی کر زمین کے تہ خانہ مین سو رہا ہے اور حضرت میرزا صاحب اپنے مسیح موعود ہونے اور مرسل اللہ ہونے کے ثبوت مین پیش کرتے ہین اپنے زندہ تعلقات کو زندہ خدا سے اور ان تعلقات کا اظہار کرتے ہین غیب کی مقتدرانہ پیشگوئیون سے جن پر صادق مرسل اللہ کے سوا کوئی قادر نہین ہو سکتا۔ اور ان کی ان سب قدرت نمائیون کا صاف اور سچا نتیجہ یہ ہے کہ اسلام ہی صرف زندہ مذہب ہے اور اسی کا سچا متبع زندہ نشان اور برکات دکھا سکتا ہے دوسرے تمام مذاہب بے برکت اور مردہ ہین اور ان مین زندگی کی روح قطعاً نہین رہی اسوقت موقعہ ہے کہ بڑے بڑے سرگرم اور غیور پادری خصوصاً ریورنڈ ڈاکٹر صاحبان جنہین صلیب اور کفارہ کی تائید اور اشاعت کا بڑا بھاری جوش ہے اور سب کام چھوڑ کر اٹھین اور ایک کام سے درحقیقت دو بڑے یادگار کے قابل کام کرین۔ جس طرح حضرت میرزا غلام احمد مسیح موعود نے خدا کی اس وحی کی قوت اور بنا پر کہ وماکان اللہ لیعذبہم وانت فیہم انہ اوی القریۃ۔ لولا الاکرام لہلک المقام دعوے کیا ہے کہ ان کے وجود باجود کی برکت سے کہ وہ زندہ خدا کے زندہ مسیح یا زندہ خلیفہ ہین انکا وطن اور مقام طاعون کے دست برد سے محفوظ رہے گا اور اس طرح آپ نے اسی جہان مین ثبوت دیا ہے کہ وہ شفیع اور نجات دہندہ ہین اور یون ایک قوم کو یقین سے سرشار کر دیا ہے کہ لاریب زندہ اور حق مذہب اسلام ہے

جس کی پیروی اسی جہان کی نجات اور تقرب الہ کا نتیجہ بخشتی ہے اور اس بین نتیجہ سے یقین دلاتی ہے کہ دوسرے جہان کی نجات بھی اسی پاک طریق مین ہے۔ اسی طرح اسکے مقابل تمام پادری دعائین مانگ کر اور اپنے الفا امیگا یسوع مسیح سے جو کالوری کے پہاڑ پر مصلوب ہوا تھا ہاتھ جوڑ کر نشان مانگین اور رو رو کر اسے کہین کہ اے خدا کے بیٹے یسوع مسیح اب موزون وقت ہے کہ تو اپنی زندگی اور خدائی کا ثبوت دے جبکہ تیرے مقابل ایک شخص نے دعوے کیا اور ایک جہان مین غلغلہ برپا کر دیا ہے کہ وہ موعود مسیح وہی ہے۔ اور نصرانیون کا یسوع مسیح مردہ اور کشمیر مین مدفون ہے۔ دیکھ اے خدا کے بیٹے اسی طرح ہمین شرمندہ نہ کر جیسے تو نے اسوقت اپنے شاگردون کو ذلیل کیا تھا جبکہ یہودیون نے بڑے زور سے کہا تھا کہ اگر تو زندہ خدا کا بیٹا ہے تو صلیب سے اتر آ۔ وہ معاملہ تو ایک بستی مین تھا اور تاریکی کے دفتر مین مخفی ہو چکا ہے۔ اب تمام دنیا مین مرزا غلام احمد نے عربی کے ذریعہ۔ فارسی کے ذریعہ۔ انگریزی کے ذریعہ ہندوستان کی زبانون کے ذریعہ شور مچا دیا ہے کہ یسوع مسیح عاجز اور ناتوان انسان تھا جو دوسرے انسانون کی طرح مر گیا ہے۔ اب تو اے خداوند موقعہ ہے کہ تو اپنی پیاری کلیسیا کی لاج رکھ لے اور ہمین الہام کر دے کہ جس جگہ تیرا قایم مقام بشپ سکونت گزین ہے وہی مقام تیری قدرت اور برکت سے طاعون سے محفوظ رہ جاے گے

اور ہم بھی تحدی اور غیر متزلزل دعوے سے مرزا غلام احمد کے مقابل ہزارون اخبارون مین شایع کر دین کہ مثلاً لاہور کو جو لشپ صاحب کا صدر مقام ہے یا مثلاً بٹالہ جو پنجاب مین عیسائیون کا پسندیدہ

مقام ہے یقیناً یقیناً طاعون سے محفوظ رہے گا۔

پادری صاحبان۔ غور کا مقام ہے کہ قادیان سے دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون تباہ وتاراج کر رہی ہے۔ اور قادیان ایک جزیرہ کی طرح اس موجزن خونخوار سمندر مین بن رہا ہے اور روک اور حفاظت کا کوئی قہری اور جبری سامان نہین۔ گورنمنٹ حفاظت سے دست کش ہو چکی ہوئی ہے اور طاعون زدہ مقامات سے روک ٹوک برائے نام اور گنوار قادیان اور اسکے بازار مین آتے جاتے ہین بایں ہمہ ایک شخص علی الاعلان کہہ رہا ہے کہ خدا تعالیٰ مجھ سے بولا اور اسنے مجھے کہا انہ اوی القریۃ۔ لولا الاکرام لہلک المقام۔ آپ لوگونکے پاس کسقدر سامان ہین۔ آپ کے کنوؤن مین کرم کش دوائین چھڑکی جاتی اور طاعون کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے بڑی ہتیا بندی کی جاتی ہے اور آپ ہزارون ہزار تنخواہین گورنمنٹ سے یا گورنمنٹ سے پاتے ہین احسان کا معاوضہ اور مذہب عیسوی کی صداقت ظاہر کرنے کا امتحان اور میدان ثواب پیش آیا ہے۔ موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیجیے۔ اگر آپ نے بالمقابل کچھ نہ کیا تو یسوع مسیح کی موت پر مہر لگ جائے گی اور ایک جہان پر روشن ہو جائے گا کہ نصرانیت مردہ مذہب ہے اور حضرت عیسیٰ عاجز انسان اور خدا کا عاجز بندہ تہا جو اپنے دوسرے بھائیون کی طرح فوت ہو گیا اور قرآن کریم اور اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف سے ہین اور ہمارے شفیع اور منجی ہمارے نبی کریم محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور وہی زندہ نبی اور معصوم نبی ہین جنہون نے ہر زمانہ مین کبھی اپنی زندگی اور اپنے خدا کی زندگی اور برکات کا ثبوت سا زنی

مخاطب تو مون کو دیا اور اب بھی اپنے سچے جانشین غلام احمد مسیح موعود کے وجود مین اسلام کی زندگی کا ویسا ہی ثبوت دے رہے ہین۔ بالآخر ہم اس مضمون کو قرآن کریم کی ایک آیت پر ختم کرتے ہین جو سورۂ مائدہ کے اس حصہ کی آیت ہے جہان خداوند غیور نے عیسوی مذہب کا دلایل بینہ سے استیصال کر دیا ہے اور رکوع کی آخری آیت مین قطعی دلیل نصرانیت کے بطلان مین نصاریٰ کو مخاطب کر کے یہ دی ہے۔ قل اتعبدون من دون اللہ مالا یملک لکم ضرا ولا نفعا واللہ ہو السمیع العلیم۔ قل یاہل الکتاب لاتغلوا فی دینکم غیر الحق ولا تتبعوا اھواء قوم قد ضلوا من قبل واضلوا کثیرا وضلوا عن سواء السبیل

یعنی ان سے کہہ دو کہ تم اللہ کو چھوڑ کر ایسے شخص کی (مردہ یسوع مسیح کی جسے اللہ اور ثالث ثلاثہ مانا ہے) عبادت کرتے ہو جسکے ہاتھ مین تمہارا نفع اور ضرر نہین اور دعاؤنکو سننے والا اور داعی کے باطنی سوز وگداز کو جاننے والا تو اللہ ہے (عاجز اور مردہ مخلوق مین یہ طاقت کہان) کہو اے کتاب والو اپنے دین مین غلو مت کرو اور ان لوگون کی نفسانی باتون کی پیروی نہ کرو جو تم سے پہلے گمراہ ہوئے اور بہتون کو گمراہ کیا اور سیدھی راہ سے بھٹک گئے۔ ان آیتون مین خدا کی کتاب کس صفائی اور خوبی سے دکھا رہی ہے کہ معبود ہونے کا استحقاق اسکو ہے جسکے قبضہ قدرت مین نفع اور ضرر ہو اور کتاب اللہ دعوے کرتی ہے کہ یسوع مسیح مین یہ طاقت ہرگز نہین لہذا وہ معبود ہونے کے قابل نہین۔

اب کس قدر ضروری ہے کہ آجکل کے پادری اس آیت کا لگایا ہوا بدنما داغ نصرانیت کے ماتھے سے دھوئین اور اس کی سبیل یہی ہے کہ یسوع سے نشان مانگین جو اسکے زندہ ہونے اور ضار ونافع ہونے کا ثبوت ہو جائے اگر ایسا نہ کرین گے تو وہ یہ لین کہ خود انہون نے مسیح کی قبر پر ہزارون من کے پتھر رکھدیے کہ وہ ذرا سی کروٹ بھی نہ بدل سکے۔ اور دوسری آیت الزام دیتی ہے کہ مسیح کو خدا بنانا پرانے بت پرستونکی رلیں ہے۔ خدا کی کتابون مین اس کا کوئی ثبوت نہین +

غور کرو!

بترسید از خدائے بے نیاز و سخت قہارے
نہ پندارم کہ بد بیند خدا ترسے نکوکارے
مرا باور نمی آید کہ رسوا گردد آن مردے
کہ مے ترسد از ان یارے کہ غفارست و ستارے
گران چیزے کہ مے بینم عزیزان نیز دیدندے
ز دنیا توبہ کردندے بچشم زار و خونبارے
خور تابان سیہ گشت است از بدکارئے مردم
زمین طاعون ہمے آرد پئے تخویف و انذارے
بتشویش قیامت ماند این تشویش گر بینی
علاجے نیست بہر دفع آن جز حسن کردارے
نشاید تافتن سر زان جناب عزت و غیرت
کہ گر خواہد کشد در یکدمے چون کرم بیکارے
من از ہمدردی ات گفتم تو خود ہم فکر کن بارے
خرد از بہر این روز است اے دانا و ہشیارے

رسالہ پیسہ اخبار اور لاہور

اور

حضرت مسیح موعود اور قادیان

علیحدہ بھی طبع ہو گیا ہے۔ درخواستین دفتر اخبار الحکم و حکیم فضل دین صاحب کے پاس آنی چاہئین +

قرآن کریم اور الوہیت مسیح

یہ ایک خطبہ کا مضمون ہے جو حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی سلمہ ربہ نے ۱۱ اپریل ۱۹۰۲ء کو پڑھا

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ (سورۃ مائدہ رکوع ۱۰)

یہ رکوع جو مین نے پڑھا ہے - عیسائی مذہب کی تردید اور ابطال کے لئے اس سے بڑھکر کسی اور تلوار اور حربہ کی ہمین ضرورت نہین اگر اللہ جلشانہ کی اس بزرگ کتاب کی **عزت و عظمت** کے لئے اور کوئی بھی دلیل نہوتی - اگرچہ ہزار ہا دلائل اور شواہد اس کی مسلم عظمت کے لئے ہین اور اس بزرگ کتاب کی سچائی پر لا انتہا براہین ہین تو یہی ایک دلیل کافی تھی کہ اس کتاب نے اس کفر عظیم اور شرک کی جڑ کاٹی ہے جس نے انسانی قوی کی بے حرمتی کی ہے اور جس نے تقوے اور طہارت کی جڑون مین پانی پھیر کر تمام اخلاق فاضلہ کا خون کر دیا ہے - قرآن کریم نے مسیح ابن مریم کی الوہیت کے خوفناک عقیدہ کی ایسی تردید کی ہے کہ ایک انگریز پادری کو آہ مارکر کہنا پڑا ہے کہ **اگر قرآن نہ آیا ہوتا تو ساری دنیا عیسائی ہو جاتی** - حقیقت مین یہ سچ ہے قرآن کریم نے آدم کی اولاد پر عظیم الشان احسان کیا ہے جو اس نے اس لغو عقیدہ کا استیصال کر دیا ہے ہم اس عیسائی کے قول کی نہایت فخر اور خوشی سے ہان مبارکبادی سے تصدیق کرتے ہین کہ قرآن کریم ہی کا احسان عمیم ہے کہ اس نے دنیا کو ابدی **لعنت** اور عیسٰی پرستی نہیں بلکہ مردہ پرستی اور اس کے خطرناک نتائج کی تاریک غار سے بچا لیا -

یہ مردہ پرستی قرآن کریم کی نظر مین اس قدر خطرناک اور نفرت انگیز ہے کہ اس کے لئے اسی ایک عقیدہ کی نسبت **تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا** فرمایا ہے ایسی خوفناک آیت بجز اس ناشدنی عقیدہ کے اور کسی گناہ پر نہین - مختلف مکذب قومون اور شریرون کا ذکر آیا ہے - مگر اس قسم کی پر ہیبت آیت کہ آسمان ٹوٹ پڑے - اور زمین پاش پاش ہو جاوے - اسی کی نسبت آئی کہ خدا کا بیٹا تجویز کیا گیا - بات یہ ہے کہ یہی ایک عقیدہ ہے جو تمام برائیون کا منبع اور ہر قسم کی بداخلاقی اور شیطنت پھیلانے کا ذریعہ ہے - اسی نے زنا - شراب - انبیاء کی ہتک - خدا کی بے عزتی اور دہریت اور اباحت کو دنیا مین پھیلایا ہے کوئی بدی اور دنیا برہم زن شر نہین ہے جو مسیح کو ابن اللہ اور خدا ماننے سے پیدا نہ ہوا ہو بس کس قدر احسان ہے اس رب کریم کا کہ قرآن کو بھیجکر اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجکر اور پھر آج **مسیح موعود** کو بھیجکر اس **لعنت** سے دنیا کو بچا لیا جو اس عقیدہ کے سبب سے پھیلی اور جس کی وجہ سے قریب تھا کہ آسمان اس سے پھٹ جاتا - اور زمین قومون کو نگل جاتی - یہ اس رحمۃ للعالمین کے وجود باجود کا ذریعہ ہے کہ زمین قائم ہے اور آسمان استادہ ہے - یہ بالکل سچ ہے کہ قرآن کریم ہی کی تعلیم کے باعث نظام عالم قائم ہے اور یہ نرا دعوی ہی نہین ہے بلکہ سچ ہے کہ **تقوی - عفت** - پرہیزگاری اور تمام نیکیان جو اسوقت ہو رہی ہین یا آئندہ ہون گی وہ محض قرآن کریم ہی کی برکت اور پاک تعلیم کا نتیجہ ہین اور ان ہی سے نظام عالم قائم ہے

الغرض قرآن کریم ہی نے اس **ظلم عظیم** کی بنیاد کو کاٹا ہے چنانچہ فرمایا **لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ** - یقیناً یقیناً کافر ہین وہ لوگ جن کا یہ دعوے ہے کہ اللہ وہی ہے جو مریم کا بیٹا مسیح ہے - اس دعوے کی تردید مین اللہ تعالی فرماتا ہے **وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ** - اور مسیح کا یہ قول ہے کہ اے اسرائیل کے فرزندو! اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے **اللہ ! اللہ !** قرآن کریم نے کیسی لطیف طرز سے اس **لعنتی عقیدہ** کی تردید کی ہے ایک ایک لفظ اس کی جڑ کاٹنے کے لئے تیز تلوار ہے - مین اس وقت اس ترتیب پر جو اس آیت مین اللہ تعالے نے بیان فرمائی ہے بحث نہین کرون گا بلکہ موٹے موٹے دلائل بیان کرونگا جو اس ترتیب مین رکھے ہوئے ہین ؎

سب سے پہلی دلیل اللہ تعالے نے بیان فرمائی **لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ** آیت کے اس حصہ ہی کی ترتیب پر نگاہ کرو پہلے **ل** تاکید کا پھر **قد** کے ساتھ اس تاکید کو اور بھی مؤکد کیا گیا ہے یعنی **یقیناً یقیناً** یہ کافرون کا قول ہے کہ مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے اس مین الوہیت مسیح کا ابطال یون فرمایا کہ یہ قول تو کفار کا اپنا قول ہے **مسیح ابن مریم** کا نہین - **مدعی سست گواہ چست** ہاں اگر مسیح واقعی خدا یا ابن خدا تھا تو یہ اس کا فرض ہونا چاہیئے تھا کہ وہ ایسا دعوی خود کرتا حالانکہ یوحنا کی انجیل کے ۵ باب آیت ۱۱ مین اس کے صریح خلاف ہے - غرض قرآن کریم کی یہ زبردست دلیل ہے جس کا نقض کسی نے نہین کیا مین پھر اس دلیل کو بیان کر دیتا ہون کہ تا بخوبی سمجھ مین آجاوے قرآن فرماتا ہے کہ حق تو یہ تھا کہ مسیح کا اپنا قول ہوتا اسوقت قرآن مسیح کی بریت کرتا ہے کہ یہ قول غلط ہے مگر یہان قرآن نے کہا کہ کافر کہتے ہین کافر کے لفظ مین خود دلیل ہے - کافر وہ ہے کہ جس پر اللہ کی حجت و دلائل بینہ سے پوری ہو جاوے اور اس پر بھی وہ بے ایمانی پر اڑا رہے - اور سچائی کے ڈھانپنے والا ہو

اسمین صاف اشارہ ہے کہ باوجودیکہ توراۃ کے سارے نبی اور خود مسیح بھی صاف طور پر خدا کی حجت پوری کر چکے لیکن ناعاقبت اندیش سیاہ کارون نے اسپر بھی نہ مانا اور گندی بدعت نکالی پھر دوسری دلیل

کہ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ اور مسیح نے کہا کہ اسرائیل کے فرزندون اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے اب اسپر غور کرو کہ کیسی ابلغ ترتیب ہو سکتا تھا مسیح علیہ السلام [illegible] واللہ ہی کہہ سکتے مگر [illegible] ربی و ربکم [illegible] خدا کی [illegible] نے جو عام انسانیت [illegible] یہ کہکر [illegible] انسانیت کی یکسان سطح پر اتار دیا ہے [illegible] کیسی صاف اور روشن دلیل [illegible] مسیح [illegible] نہین بلکہ ایک بندہ [illegible] دنیا کی تمام قوتین اسباب پر متفق ہین اور وہ ہرگز انکار نہین کر سکتی ہین کہ عقیدہ کی بناء نصوص صریحہ پر ہوتی ہے اور وہ شکی محتمل باتوں پر مبنی نہین ہو سکتا اب دیکھو ایک طرف مسیح دعا کی دیگر کہتا ہے کہ اس اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے دوسری طرف عیسائی ہین کہ اسے خدا بناتے ہیں

تیسری دلیل یہ ہے إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ یعنی مسیح کہتے ہیں کہ جو اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے وہ جہنم میں گرایا جاتا ہے اور اسپر جنت [illegible] کیجاتی ہے تو کیا خود خدانخواستہ وہ [illegible] کا وارث ہو سکتا ہے عیسائی کسقدر توہین کرتے ہیں حضرت مسیح کی جب وہ انکو باوجود اقرار ضعف و ناتوانی [illegible] کی کرسی پر بٹھاتے ہین ایک غور کرنیوالی فطرت کا انسان قرآن کریم کی اس معجزانہ ترتیب سے لطف لے سکتا ہے کسطرح پر وہ الوہیت مسیح کی تردید کرتا ہے۔ پہلے اس عقیدہ کو کافری کا قول قرار دے پھر خود حضرت مسیح کے بیٹے اس قول سے اللہ کی عبادت کرو رد کرتا ہے اور پھر اس تردید کو اور بھی مضبوط اور مستحکم کرتا ہے یہ کہکر ربی و ربکم اور پھر شرک کی بنیاد یون کاٹی ہے کہ مسیح کی بناوٹ افعال۔ حرکات اطوار مین غرض کسی حالت مین الوہیت کا جامہ اسے نہین پہنایا قسم ہے رب العزۃ کی کہ جان سجدہ کر اٹھتی ہے جب وہ اس ترتیب پر [illegible] دل لیکر نگاہ کرتا ہے۔ خدا نصرت کرے اور برکات نازل کرے اس کتاب بزرگ پر کہ جس نے شرک کی جڑ کاٹی ہے۔ اب یہ بڑا بھاری قرضہ تیرہ سو برس سے نصاری کی گردن پر چلا آتا ہے جیسے قرآن شریف کی بزرگ وحی ہوئی ہے قرآن شریف زرین الفاظ مین دعوے کرتا ہے کہ مسیح کی الوہیت کی کوئی دلیل دو۔ اور کچھ نہیں تو کم از کم اس کے اپنے الفاظ مین دعوی ہی بتا دو مگر [illegible] نصرانی ہمیشہ اس سے تہیدست اور عاری [illegible]

پھر قرآن شریف اس سلسلہ مین تثلیث کے مسئلہ کو [illegible] اس کی تردید کرتا ہے لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ یقینا کافر ہین وہ لوگ (کوئی [illegible] تھا نہین کہ مطلب [illegible] ہے اس سینہ مین جسپر وحی نازل ہوتی ہے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) مین سچ کہتا ہون اور شرح صدر اور ذوق کے ساتھ کہتا ہون کہ خدا تعالی کے بعد کس قدر عزت اور تعظیم کے قابل ہے وہ رسول جسپر یہ وحی اتری۔ الفاظ مین کیسی قوت اور شوکت ہے کہ [illegible] صبر نہیں کیا - لقد مین ل - تاکید کا پھر قد بھاری ہوئی مین الفاظ نہین کہ اس زبردست بیان کو ادا کر سکین) جو تثلیث کے قائل ہین یعنے باپ بیٹا روح القدس تینون [illegible] ایک اور ایک تین تینون - باپ قادر مطلق - بیٹا قادر مطلق روح القدس قادر مطلق - مگر تینون قادر نہین - ایک قادر مطلق یہ عجیب قسم کا گورکھ دھندا جو عیسائی پیش کرتے ہین اس کی تردید قرآن شریف یہ کہکر فرماتا ہے کہ لقد کفر الذین یعنی تمام انبیاء علیہم السلام ایک قادر مطلق لم یلد ولم یولد رب الافواج کیطرف دعوت کرتے آئے ہین یہ صرف کافرون ہی کا قول ہے ورنہ تمام انبیاء کی اجتماعی تعلیم تو یہی ہے کہ مَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ یعنی ایک ہی معبود ہے اور پھر یہ بھی فرمایا کہ اگر باز نہین آئینگے تو یاد رکھو کہ ان کافرون کو جھوٹے دعوون سے عذاب الیم ہوگا (باقی آئندہ)

ضروری اطلاع

اس ہفتہ کا اخبار اس مضمون کی وجہ سے جو الحکم کے پہلے ہی صفحہ سے شروع ہوتا ہے۔ بہت دیر سے شائع ہوتا ہے اور چونکہ دوسرے اخبار کی اشاعت کا وقت بھی قریب ہی آگیا تھا اور حجم بھی بڑھ گیا تھا اس لئے اس نمبر کو نمبر ۱۳ و ۱۴ کا مجموعہ قرار دیا جاتا ہے اور ۱۷ اپریل ۱۹۰۲ء کا کوئی الگ اخبار شائع نہ کیا جاویگا امید ہے کہ ناظرین ہماری اس مجبوری پر ہمیں معذور سمجھینگے اور معاف فرماوینگے۔

بالکل طیار ہوگیا

ازالہ اوہام کی پہلی جلد چھپکر بالکل طیار ہوگئی اور چند روز مین [illegible] ہوکر روانہ کرنے کے قابل ہوجائیگی اس لئے خریداران کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جنہون نے پہلے درخواستین بھیجی ہین وہ پھر تجدید کردین قیمت معہ محصول ڈاک وی پی۔ کمیشن [illegible] علاوہ محصول ۱۲ر آنے ہے یہ صرف پہلی جلد کی قیمت ہے۔ تمام درخواستین دفتر الحکم یا حکیم فضل دین صاحب مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس کے نام آنی چاہئین ۔

عسل مصفی

مولفہ جناب میرزا خدا بخش صاحب ابو العطاء حضرۃ اقدس مسیح موعود کی دعاوی کے تصدیق مین اور معترضون کے دندان شکن عقلی و نقلی جوابات کی جامع اور مبسوط ۸۴۴ صفحہ کی کتاب قادیان مین قاضی ضیاء الدین صاحب اور مالیر کوٹلہ مین مولوی حکیم محمد زمان صاحب سے [illegible] قیمت کو علاوہ محصولڈاک ملتی ہے۔ جلد خریدو خریداری بہت ہے۔

کلمات طیبات امام الزمان سلمہ الرحمٰن

سلسلے کیلئے دیکھو نمبر ۱۱ جلد ۶ مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۲ء

یہ کیسی بدیہی اور صاف بات ہے کہ ایک طبیب اگر ناقابل علاج مریضوں کو اچھا کر دے تو اس کو طبیب حاذق ماننا پڑیگا اور جو اسپر بھی اس کی حذاقت کا اقرار نکرے اس کو بجز احمق اور نادان کے اور کیا کہیں گے۔ اسیطرح پر ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لاکھوں مریضان گناہ کو اچھا کیا حال آنکہ ان مریضوں میں سے ہر ایک بجائے خود ہزار ہا قسم کی روحانی بیماریوں کا مجموعہ اور مریض تھا جیسے کوئی بیمار کہے کہ سر درد بھی ہے۔ نزول ہے استسقے ہے وجع المفاصل ہے طحال ہے وغیرہ وغیرہ تو جو طبیب ایسے مریض کا علاج کرتا ہے اور اسکو تندرست بنا دیتا ہے اسکی تشخیص اور علاج کو صحیح اور حکمی ماننے کے سوا چارہ نہیں ہے ایسا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنکو اچھا کیا انمیں ہزاروں روحانی امراض تھے جس جس قدر ان کی کمزوریوں اور گناہ کی حالتوں کا تصور کر کے پھر انکی اسلامی حالت میں تغیر اور تبدیلی کو ہم دیکھتے ہیں اسی قدر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور قوت قدسی کا اقرار کرنا پڑتا ہے ضد اور تعصب ایک الگ امر ہے جو اپنی تاریکی کی وجہ سے سچائی کے نور کو دیکھنے کی قوت کو سلب کر دیتا ہے لیکن اگر کوئی دل انصاف سے خالی نہیں اور کوئی سر عقل صحیح سے حصہ رکھنے والا ہے تو اس کو صاف اقرار کرنا پڑے گا کہ آپ سے بڑھکر عظیم الشان پاکیزگی کیطرف تبدیلی کرا دینے والا انسان دنیا میں نہیں گذرا۔ اللھم صل علے محمد و آلہ

اسکے بالمقابل ہم پوچھتے ہیں کہ مسیح نے کس کا علاج کیا؟ انہوں نے اپنی روحانیت اور عقد ہمت اور قوت قدسی کا کیا کرشمہ دکھایا؟

زبانی باتیں بنانے سے تو کچھ فائدہ نہیں جب تک عملی رنگ میں ان کا نمونہ نہ دکھایا جاوے جبکہ اسقدر مبالغہ انکی شان میں کیا گیا ہے کہ باین ضعف و ناتوانی ان کو خدائی کا منصب دیدیا گیا ہے تو چاہیئے تو یہ تھا کہ انکی عام رحمت اپنا اثر دکھاتی اور اقتداری قوت کوئی نیا نمونہ پیش کرتی کہ گناہ کی زندگی پر دنیا میں موت آجاتی اور فرشتوں کی زندگی بسر کرنیوالوں سے دنیا معمور ہو جاتی؟ مگر یہ کیا ہو گیا کہ چند خاص آدمی بھی جو آپ کی صحبت میں ہمیشہ رہتے تھے درست نہو سکے؟

عیسائی اپنے خدا الیسوع کا مقابلہ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کرنے بیٹھ جاتے ہیں مگر تعجب ہے کہ انہیں شرم نہیں آتی کہ وہ اس طرز پر کبھی ایک قدم بھی چلنا گوارا نہیں کرتے اور اس طریق پر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکا مقابلہ کریں تو انہیں معلوم ہو جاوے۔

یاد رکھو کہ نبی تخلقوا باخلاق اللہ ثابت کرنے کے لئے آتے ہیں اور وہ اپنی عملی حالت سے دکھا دیتے ہیں کہ وہ اخلاق اللہ کا پورا نمونہ ہیں اور یہ تو ظاہر ہے کہ دنیا میں جسقدر اشیاء خدا تعالے نے پیدا کی ہیں وہ سب کی سب کسی نہ کسی پہلو سے انسان کے لئے مفید ہیں۔ جیسے درخت بنایا ہے۔ اس کے پتے اسکا سایہ اس کی چھال۔ اس کی لکڑی۔ اس کا پھل غرض اس کے سارے حصے کسی نہ کسی رنگ میں فائدہ بخش ہیں سورج کی روشنی سے انسان بہت سے فائدے حاصل کرتا ہے اور اسیطرح پر تمام چیزیں ہیں جو انسان کے لئے مفید اور نفع رسان ہیں مگر ہمکو عیسائیوں کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ انہوں نے ایک عاجز انسان کو خدا اور خدا کا بیٹا بھی قرار دیا مگر اس کا کوئی فائدہ دنیا پر ثابت نہیں کر سکتے اور کوئی اسکی مقتدرانہ تجلی کا نمونہ انکے ہاتھ میں نظر نہیں آتا۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ۔۔ ان کا ابن اللہ اگر پدر نتواند پسر تمام کند کا مصداق ہوتا مگر جب اس کی سوانحعمری پر غور کرتے ہیں تو افسوس کیساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس نے کچھ بھی نہیں کیا: نری خودکشی اور دوسروں کی مصیبت کو دیکھکر اپنی جان پر کھیل جانا یہ کیا دانشمندی اور مصلحت ہے اور اس سے ان مصیبت زدوں کو کیا فائدہ!

انصاف اور ایمان کا تقاضا تو یہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں مسیح کو بالکل ناکامیاب ماننا پڑتا ہے کیونکہ اصل بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس قسم کا موقع ملا ہے مسیح کو نہیں ملا ہے اور یہ انکی بدقسمتی ہے یہی وجہ ہے کہ مسیح کو کامل نمونہ ہم کہہ ہی نہیں سکتے۔ انسان کے ایمان کی تکمیل کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ اول یہ دیکھنا چاہیئے کہ جب وہ مصائب کا تختہ مشق ہو اسوقت خدا تعالے سے وہ کیسا تعلق رکھتا ہے؟ کیا وہ صدق اخلاص۔ استقلال۔ اور سچی وفاداری کے ساتھ ان مصائب پر بھی انشراح صدر سے اللہ تعالے کی رضا کو تسلیم کرتا اور اس کی حمد و ستائش کرتا ہے یا شکوہ و شکایت کرتا ہے اور دوسرے جب اس کو عروج حاصل ہو اور اقبال اور فروغ ملے تو کیا اس اقتدار اور اقبال کی حالت میں وہ خدا تعالی کو بھول جاتا ہے اور اس کی حالت میں کوئی قابل اعتراض تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے یا اسیطرح خدا سے تعلق رکھتا اور اس کی حمد و ستائش کرتا ہے اور اپنے دشمنوں کو عفو کرتا اور ان پر احسان کر کے اپنی عالی ظرفی اور بلند حوصلگی کا ثبوت دیتا ہے؟

مثلاً ایک شخص کو کسی نے سخت مارا ہے اگر وہ اسپر قادر ہی نہیں ہوا کہ اسکو سزا دے سکے اور اپنا انتقام لے سکے پھر وہ کہے کہ دیکھو میں نے اس کو کچھ بھی نہیں کہا تو یہ بات اخلاق میں داخل نہیں ہو سکتی اور اس کا نام بردباری اور تحمل نہیں رکھ سکتے کیونکہ اُسے قدرت ہی حاصل نہیں ہوئی۔ بلکہ ایسی حالت ہے کہ گالی کے مقدمہ ہی رو پڑے تو یہ تو ستر بی بی از بے چادری کا معاملہ ہے اس کو اخلاق اور بردباری سے کیا تعلق!!!

مسیح کے اخلاق کا نمونہ اسی قسم کا ہے اگر انہین کوئی اقتداری قوت ملتی اور اپنے دشمنون سے انتقام لینے کی توفیق انہین ہوتی۔ پھر اگر وہ اپنے دشمنون سے پیار کرتے اور ان کی خطائین بخش دیتے تو بیشک ہم تسلیم کر لیتے کہ ہان انہون نے اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھایا لیکن جب یہ موقع ہی ان کو نہین ملا تو پھر اخلاق کا نمونہ ٹھہرانا صریح بیجائی ہے جب تک دونون پہلو نہون خلق کا ثبوت نہین ہو سکتا اب مقابلہ مین ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ جب مکہ والون نے آپ کو نکالا اور تیرہ برس تک ہر قسم کی تکلیفین آپکو پہنچاتے رہے آپکے صحابہ کو سخت سخت تکلیفین دین جنکے تصور سے بھی دل کانپ جاتا ہے اسوقت جیسے صبر اور برداشت سے آپنے کام لیا وہ ظاہر بات ہے لیکن جب خدا تعالےٰ کے حکم سے آپنے ہجرت کی اور پھر فتح مکہ کا موقع ملا تو اسوقت ان تکالیف اور مصائب اور سختیون کا خیال کر کے جو مکہ والون نے تیرہ سال تک آپ پر اور آپ کی جماعت پر کی تھین آپکو حق پہونچتا تھا کہ قتل عام کر کے مکہ والون کو تباہ کر دیتے اور اس قتل مین کوئی مخالف بھی آپ پر اعتراض نہین کر سکتا تھا کیونکہ ان تکالیف کے لئے وہ واجب القتل ہو چکے تھے اس لئے اگر آپ مین قوت غضبی ہوتی تو وہ بڑا عجیب موقعہ انتقام کا تھا کہ وہ سب گرفتار ہو چکے تھے مگر آپنے کیا کیا؟ آپ نے ان سب کو چھوڑ دیا اور کہا لا تثریب علیکم الیوم

یہ چھوٹی سی بات نہین ہے مکہ کی مصائب اور تکالیف کے نظارہ کو دیکھو کہ قوت و طاقت کے ہوتے ہوئے کس طرح پر اپنے جانستان دشمنون کو معاف کیا جاتا ہے یہ ہے نمونہ آپکے اخلاق فاضلہ کا جسکی نظیر دنیا مین پائی نہین جاتی۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ مکہ والون نے آپ کی نری تکذیب ہی نہیں کی تھی۔ نری تکذیب سے جو محض سادگی کی بنا پر ہوتی ہے اس دنیا مین اللہ تعالےٰ سزا نہین دیتا ہے لیکن جب مکذب شرافت اور انسانیت کے حدود سے نکل کر بیحیائی اور دریدہ دہنی سے اعتراض کرتا ہے اور اعتراضون ہی کی حد تک نہین رہتا بلکہ ہر قسم کی ایذادہی اور تکلیف رسانی کے منصوبے کرتا ہے اور پھر اس کو حد تک پہونچاتا ہے تو اللہ تعالےٰ کی غیرت جوش مین آتی ہے اور اپنے مامور و مرسل کے لئے وہ ان ظالمون کو ہلاک کر دیتا ہے جیسے نوح کی قوم کو ہلاک کیا۔ یا لوط کی قوم کو اس قسم کے عذاب ہمیشہ ان شرارتون اور مظالم کیوجہ سے آتے ہین جو خدا کے ماموروں اور ان کی جماعت پر کئے جاتے ہین ورنہ نری تکذیب کی سزا اس عالم مین نہین دیجاتی اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے اور اس نے ایک اور عالم عذاب کے لئے رکھا ہے۔ عذاب جو آتے ہین وہ تکذیب کو ایذا کے درجے تک پہنچانے سے آتے ہین۔ اور تکذیب کو استہزا اور ٹھٹھے کے رنگ مین کر دینے سے آتے ہین اگر نرمی اور شرافت سے یہ کہا جاوے کہ مین نے اس معاملہ کو سمجھا نہیں اس لئے مجھے اس کے ماننے مین تامل ہے تو یہ انکار عذاب کو کھینچ لانیوالا نہیں ہے کیونکہ یہ تو صرف سادگی اور کمی علم کی وجہ ہے مین سچ کہتا ہون کہ اگر نوح کی قوم کا اعتراض شریفانہ رنگ مین ہوتا تو اللہ تعالےٰ نہ پکڑتا ساری قومین اپنی کرتوتون کی پاداش مین سزا پاتی ہین خدا تعالےٰ نے تو یہانتک بھی فرما دیا ہے کہ جو لوگ قرآن سننے کے لئے آتے ہین ان کو امن کی جگہ تک پہونچا دیا جاوے خواہ وہ مخالف اور منکر ہی ہون اس لئے کہ اسلام مین جبر اور اکراہ نہین جیسے فرمایا لا اکراہ فی الدین لیکن اگر کوئی قتل کرے گا یا قتل کے منصوبے کریگا اور شرارتین اور ایذا رسانی کی سعی کرتا ہے تو ضرور ہے کہ وہ سزا پاوے قاعدہ کی بات ہے کہ مجرمانہ حرکات پر ہر ایک پکڑا جاتا ہے۔ پس مکہ والے بھی اپنی شرارتون اور مجرمانہ حرکات کے باعث اس قابل تھے کہ ان کو سخت سزائین دیجاتین اور ان کے وجود سے اس ارض مقدس اور اس کے گرد نواح کو صاف کر دیا جاتا مگر یہ رحمۃ للعالمین اور انک لعلیٰ خلق عظیم کا مصداق۔ آپنے واجب القتل دشمنون کو بھی پوری قوت اور مقدرت کے ہوتے ہوئے کہتا ہے لا تثریب علیکم الیوم

اب پادری ہمین بتائین کہ مسیح کے اس خلق کو ہم کہان ڈھونڈین؟ ان کی زندگی مین آپکا نمونہ کہان سے لائین؟ جبکہ وہ ان کے عقیدے کے موافق مارین ہی کھاتا رہا۔ اور جسکو سر رکھنے کی جگہ بھی نہ ملی (اگرچہ ہمارا یہ عقیدہ نہین ہے کہ ہم خدا تعالےٰ کے ایک نبی اور مامور کی نسبت یہ گمان کرین کہ وہ ایسا ذلیل اور مفلوک الحال تھا) انسان کا سب سے بڑا نشان اس کا خلق ہے لیکن ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری پھیر دینے کی تعلیم دینیوالے معلم کی عملی حالت مین اس خلق کا ہمین کوئی پتہ نہیں لگتا۔ دوسرون کو کہتا ہے کہ گالی نہ دو مگر یہودیون کے مقدس فریسیون اور فقیہون کو حرامکار۔ سانپ اور سانپ کے بچے آپ ہی کہتا ہے۔ یہودیون مین بالمقابل اخلاق پائے جاتے ہین وہ اُسے نیک استاد کہکر پکارتے ہین اور یہ ان کو حرامکار کہتے ہین اور کتون اور سورون سے تشبیہ دیتے ہین باوجودیکہ وہ فقیہہ اور فریسی نرم نرم الفاظ مین کچھ پوچھتے ہین اور وہ دنیوی وجاہت کے لحاظ سے بھی رومی گورنمنٹ مین کرسی نشین تھے ان کے مقابلہ مین ان کے سوالون کا جواب تو بہت ہی نرمی سے دینا چاہئے تھا اور خوب انکو

سمجھانا چاہیے تھا حالانکہ یہ بجائے سمجھانے کے گالی پر گالی دیتے چلے جاتے ہین کیا اسی کا نام اخلاق ہے ـ مین بار بار کہتا ہون کہ اگر قرآن شریف نہو تا اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ آئے ہوتے تو مسیح کی خدائی اور نبوت تو ایک طرف شاید کوئی دانشمند ان کو کوئی عالی خیال اور وسیع الاخلاق انسان ماننے مین بھی تامل کرتا یہ قرآن شریف کا اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا احسان عام ہے تمام نبیون پر اور خصوصًا مسیح پر کہ اس نے انکی نبوت کا ثبوت خود دیا ۔

پھر ایک اور پہلو سے بھی مسیح کی خدائی کی پڑتال کرنی چاہیئے کہ اخلاقی حالت تو خیر یہ تھی ہی کہ یہود کے معزز بزرگون کو آپ گالیان دیتے تھے ـ لیکن جب ایک وقت قابو آ گئے تو اسقدر دعا کی جس کی کوئی حد نہیں مگر افسوس سے دیکھا جاتا ہے کہ وہ ساری رات کی دعا عیسائیون کے عقیدے کے موافق بالکل رد ہو گئی اور اس کا کوئی بھی نتیجہ نہ ہوا ۔ اگرچہ خدا کی شان کے ہی یہ خلاف تھا کہ وہ دعا کرتے چاہیئے تو یہ تھا کہ اپنی اقتداری قوت کا کوئی کرشمہ اسوقت دکھا دیتے جس سے بچارے یہود اقرار اور تسلیم کے سوا کوئی چارہ ہی نہ دیکھتے مگر یہان الٹا اثر ہو رہا ہے اور

او خود گم است کرا رہبری کند

کا معاملہ نظر آتا ہے دعائین کرتے ہین چیخنے ہین چلاتے ہین مگر افسوس وہ دعا سنی نہین جاتی اور موت کا پیالہ جو صلیب کی لعنت کی زہر سے لبریز ہے نہیں ٹلتا ـ اب کوئی اس خدا سے کیا پائیگا جو خود مانگتا ہے اور اسے دیا نہیں جاتا ـ ایک طرف تو خود تعلیم دیتا ہے کہ جو مانگو سو ملیگا دوسری طرف خود اپنی ناکامی اور نامرادی کا نمونہ دکھاتا ہے اب انصاف سے ہمین کوئی بتائے کہ کسی پادری کو کیا تسلی اور اطمینان ایسے خدا کے نام مین ملسکتا ہے ؟

غرض جس پہلو سے مسیح کا مقابلہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بائین دعوی خدائی کیا جاوے تو صاف نظر آتا ہے کہ مسیح کو آپ سے کوئی نسبت ہی نہیں ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک عظیم الشان کامیاب زندگی ہے ـ

آپ کیا بلحاظ اپنے اخلاق فاضلہ کے اور کیا بلحاظ اپنی قوت قدسی اور عقد ہمت کے اور کیا بلحاظ اپنی تعلیم کی خوبی اور تکمیل کے اور کیا بلحاظ اپنے کامل نمونہ اور دعاؤن کی قبولیت کے غرض ہر طرح اور ہر پہلو مین چمکتے ہوئے شواہد اور آیات اپنے ساتھہ رکھتے ہین کہ جن کو دیکھکر ایک غبی سے غبی انسان بھی بشرطیکہ اسکے دل مین بیجا ضد اور عداوت نہو صاف طور پر مان لیتا ہے کہ آپ تخلقوا باخلاق اللہ کا کامل نمونہ اور کامل انسان ہین لیکن جب جب کوئی مسیح کے حالات پر نظر کرتا ہے تو ایک دانشمند اور منصف مزاج انسان کو تامل ہوتا ہے کہ ایسے انسان کو جو مہذب اور شریفانہ باتون کا جواب گالی سے دیتا ہے نیک استاد کہنے والونکو سانپ اور سانپ کے بچے اور حرامکار کہتا ہے خدا تو ایکطرف نبی ہی تسلیم کرے ـ

ان ساری باتون کے علاوہ یہود کو ایک اور عجیب مشکل درپیش تھی جنمین بظاہر وہ حق پر ہو سکتے ہین اور وہ یہ تھی کہ ملاکی نبی کی کتاب مین وہ پڑھ چکے تھے کہ مسیح کے آنے سے پہلے ایلیا کا آسمان سے اترنا ضروری ہے جب تک وہ نہ آوے مسیح نہ آویگا اب ان کے سامنے کسی کے دوبارہ آنے کی نظیر موجود نہین اور ایلیا کا آسمان سے اترنا وہ اپنی کتابون مین پڑھتے آئے تھے انھون نے ایلیا کو آتے دیکھا نہین مسیح نے آنیکا دعوی کیا اسے تسلیم کرین تو کیونکر ؟ مسیح نے جو فیصلہ ایلیا کے آنے کا کیا کہ وہ یوحنا کے رنگ مین آگیا ـ یہودیونکے پاس بظاہر اس کے انکار کے لئے وجوہات تھین کیونکہ ان کو ایلیا کا وعدہ دیا گیا تھا نہ مثیل ایلیا کا اور اس سے پہلے کوئی واقعہ اس قسم کا ہوا نہ تھا اس لئے ان کو مسیح کا انکار کرنا پڑا ـ

ایک یہودی کی کتاب میرے پاس موجود ہے اس نے بڑے زور سے اس امر پر بحث کی ہے اور پھر اپیل کرتا ہے کہ بتاؤ ایسی صورت مین ہم کیا کرین بلکہ اس نے یہانتک لکھا ہے کہ اگر خدا تعالے ہمین اس کے متعلق باز پرس کریگا تو ہم ملاکی نبی کی کتاب کہول کر اس کے سامنے رکھدینگے ـ

غرض ایک مشکل تو یہودیون کو یہ پیش آئی پھر دوسری مشکل یہ پیش آئی کہ مسیح مصلوب ہو گیا اور صلیب کی لعنت نے انکے کذب پر ایک اور رنگ چڑہا دیا کیونکہ وہ توریت مین پڑھ چکے تھے کہ جھوٹا نبی صلیب پے لٹکایا جاتا ہے اور وہ ملعون ہوتا ہے پس انہون نے یہ خیال کیا کہ ایکطرف تو ایلیا آیا نہین اور یہ مسیح ہونیکا مدعی ہے اور ایلیا کے قصے پر جو فیصلہ دیتا ہے وہ بظاہر ملاکی نبی کی کتاب کے مخالف ہے اس لئے کاذب کی مخالفت اور خود مسیح کے طرز عمل اور سلوک نے یہودیون کو اور بھی برافروختہ کر دیا تھا جب وہ ان کو حرامکار اور سانپ اور سانپ کے بچے کہکر پکارتے تھے پس انہون نے صلیب کے لئے کوشش کی اور جب صلیب پر چڑہا دیا تو ان کے پہلے خیال کو اور بھی مضبوطی ہو گئی کیونکہ انہون نے دیکھا کہ یہ صلیب پر لٹکایا جا کر لعنتی ہو گیا ہے اس لئے سچا نہین ہے ـ

اب انہون نے یہ یقین کر لیا کہ جب یہ خود لعنتی ہو گیا تو دوسرون کا شفیع کیسے ہو سکتا ہے صلیب نے اس کے کاذب ہونے پر مہر لگا دی دو گواہون کے ساتھہ انسان پھانسی پا سکتا ہے انہون نے اسوقت بھی کہا کہ اگر تو سچا ہے تو اتر آ مگر وہ اتر نہ سکا اس امر نے ان کو اور بدظن کر دیا ✦

باقی آئندہ

ملفوظات احمدیہ

(ڈائری کا اقتباس)
ایڈیٹر کے اپنے الفاظ مین

معراج اور آسمان معراج مین جو انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام کو مختلف آسمانون پر دیکھا ہے۔ حقیقت مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے نبیون کا سلسلہ زمانی طور پر بتایا ہے سب سے اوپر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو ابوالانبیاء تھے دکھایا ہے اور دوسرے آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چونکہ حضرت یحیٰی اور حضرت عیسیٰ کا زمانہ مشترک تہا اس لئے انکو اکٹھے بٹھایا ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دوسرے درجے پر تھے اس لئے دوسرے آسمان پر ان کو دکھایا اور آدم کو پہلے آسمان پر دکہایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی آدم تھے اسی لئے آپ کو پہلے آسمان پر دکہایا گیا

مذہب ایک سائنس ہے اسوقت خدا تعالےٰ نے مذہبی امور کو قصّے اور کہتا کے رنگ مین نہیں رکھا ہے بلکہ مذہب کو ایک سائنس (علم) بنا دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ زمانہ کشف حقائق کا زمانہ ہے جبکہ ہر بات کو علمی رنگ مین ظاہر کیا جاتا ہے۔ مین اس لئے ہی بھیجا گیا ہون کہ ہر اعتقاد کو اور قرآن کریم کے قصص کو علمی رنگ مین ظاہر کرون۔

ذوالقرنین اور مسیح موعود یہ زمانہ چونکہ کشف حقائق کا زمانہ ہے اور خدا تعالیٰ قرآن شریف کے حقائق اور معارف مجھپر کہول رہا ہے ذوالقرنین کے قصّے کیطرف جو میری توجہ ہوئی تو مجھے یہ سمجہایا گیا ہے کہ ذوالقرنین کے پیرایہ مین مسیح موعود ہی کا ذکر ہے اور اللہ تعالےٰ نے اس کا نام ذوالقرنین اس لئے رکہا ہے کہ قرن چونکہ صدی کو کہتے ہین اور مسیح موعود دو قرنون کو پائیگا اس لئے ذوالقرنین کہلائیگا چونکہ مین نے تیرھوین اور چودھوین صدی دونون پائی ہین اور اسیطرح پر دوسری صدیان ہندؤن اور عیسائیون کی بھی پائی ہین اس لحاظ سے تو ذوالقرنین ہے اور پھر اسی قصّہ مین اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ ذوالقرنین نے تین قومین پائین **اول** وہ جو غروب افتاب کے پاس ہے اور کیچڑ مین ہے۔ اس سے مراد عیسائی قوم ہے جس کا افتاب ڈوب گیا ہے یعنی شریعت حقّہ انکے پاس نہیں رہی روحانیت مر گئی اور ایمان کی گرمی جاتی رہی ہے یہ ایک کیچڑ مین پھنسے ہوئے ہین

دوسری قوم وہ ہے جو آفتاب کے پاس ہے اور جہلسنے والی صورت ہے یہ مسلمانون کی موجودہ حالت ہے۔ آفتاب یعنی شریعت حقّہ انکے پاس موجود ہے مگر یہ لوگ اس سے فائدہ نہین اُٹہاتے۔ کیونکہ فائدہ تو حکمت عملی سے اُٹہایا جاتا ہے جیسے مثلاً روٹی پکانا۔ وہ گو آگ سے پکائی جاتی ہے لیکن جب تک اس کے مناسب حال انتظام اور تدبیر نہ کی جاوے وہ روٹی طیار نہین ہو سکتی۔

اسیطرح پر شریعت حقّہ سے کام لینا ہی ایک حکمت عملی کو چاہتا ہے پس مسلمانون نے اسوقت باوجودیکہ انکے پاس آفتاب اور اس کی روشنی موجود تہی اور ہے لیکن کام نہین لیا اور مفید صورت مین اسکو استعمال نہین کیا اور خدا کے جلال اور عظمت سے حصّہ نہین لیا۔

اور **تیسری** وہ قوم ہے جس نے اس ہی فریاد کی کہ ہمکو یاجوج ماجوج سے بچا۔ یہ ہماری قوم ہے جو **مسیح موعود** کے پاس آئی اور اس نے اس سے استفادہ کرنا چاہا ہے

غرض آج اِن قصون کا علمی رنگ ہے ہمارا ایمان ہے کہ یہ قصّہ پہلے بھی کسی رنگ مین گذرا ہے لیکن یہ سچی بات ہے کہ اس قصّہ مین واقعہ آئندہ کا بیان بھی بطور پیشگوئی تہا جو آج اس زمانہ مین پورا ہو گیا۔

ہدی اور حق ھوالذی ارسل رسولہٗ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ پر سوچتے سوچتے مجھے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے اس مین دو لفظ ہدی اور حق کے رکھے ہین ہدی تو یہ ہے کہ اندر روشنی پیدا کرے معمّا نہ رہے یہ گویا اندرونی اصلاح کی طرف اشارہ ہے جو مہدی کا کام ہے۔ اور حق کا لفظ اس بات کیطرف اشارہ کرتا ہے کہ خارجی طور پر باطل کو شکست دیوے چنانچہ دوسری جگہ آیا ہے جاء الحق وزھق الباطل اور خود اس آیت مین بھی فرمایا ہے لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ یعنی اس رسول کی آمد کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ حق کو غلبہ دیگا۔ یہ غلبہ تلوار اور تفنگ سے نہین ہوگا بلکہ وجوہ عقلیہ سے ہوگا یاد رکہو کہ پاک صاف عقل کا خاصہ ہے کہ وہ قصّون پر اکتفا نہین کرتی بلکہ اسرار کو کھینچ لاتی ہے اسواسطے خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ جنکو حکمت دیگئی اُن کو خیر کثیر دی گئی ہے

انہ اوی القریہ آجکل ہمارے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ طاعون کی طرف زیادہ ہے اور چونکہ یہ لوگ عارف تر ہوتے ہین اس لئے خدا تعالےٰ کی غناء ذاتی سے خائف تر بھی ہوتے ہین عموماً سیر اور بعد شام طاعون پر کچھ نہ کچھ تقریر ہو جاتی ہے انہ اوی القریۃ کا جو الہام ایک عرصہ سے آنحضرت کو ہو چکا ہے اس کے متعلق فرمایا کہ مین اس کے معنے یقیناً یہی سمجھتا ہون کہ وہ افرا تفری اور قیامت خیز نظارہ جو طاعون کی وجہ سے پیدا ہو رہا ہے اس سے اللہ تعالےٰ قادیان کو ضرور محفوظ رکھیگا اگرچہ یہ امر ممکن ہی ہو کہ کوئی کیس خدانخواستہ یہان ہو جائے مگر النادر کالمعدوم کے ضمن مین ہے تاہم اللہ تعالےٰ کے فضل اور وعدہ کے موافق یقین ہے کہ وہ ہمین تشویش اور سخت اضطراب سے ضرور محفوظ رکھیگا۔

جنت الفردوس

[یہ ایک خطبہ کا مضمون ہے جو ۱۴ اپریل ۱۹۰۲ء کو ہمارے محسن و مخدوم مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے پڑہا اور ایڈیٹر الحکم نے اپنے الفاظ مین ناظرین الحکم کے فائدے کے لئے لکھا۔]

ان الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت کانت لھم جنّٰت الفردوس نزلا

جو لوگ ایمان لائے اور انہون نے اچھے کام کئے ان کو اس کے بدلے مین فردوس کے باغ ملتے ہین اور یہ انعام بطور ان کی مہمانی کے ہوگا

جیسے کوئی شخص کسی میزبان اپنے پیارے مہربان دوست کے پاس مہمان ہوتا ہے وہ اسوقت اسکے آنے پر کچھہ چیزین اس کے سامنے پیش کرتا ہے اور پہر لائق مہمانی طیار کرتا ہے اسیطرح پر اللہ تعالے کیطرف سے ایسے مومنون اور نیک کام کرنیوالون کو پہلا تحفہ جنت الفردوس ملینگے اور وہ ایسی اچھی جگہ ہونگی کہ وہان سے نکلنا۔ اور کسی اور جگہ جانا وہ ہرگز پسند نکرینگے یہ آیت مینے اس لئے پڑہی ہے کہ مین اپنے دوستون کو یہ بتانا چاہتا ہون کہ جس چیز کا وعدہ اللہ تعالے ایمان اور اعمال صالحہ پر کرتا ہے یہ نہ سمجھو کہ مرنے کے بعد ہی ہے نہین بلکہ اسی دنیا میں اس کی بنیاد پڑجاتی ہے اور فردوس کے باغ جن سے پہر نکلنے کو جی نہ چاہے وہ شروع تو اسی جگہ سے ہوجاتے ہین ہان دوسرے جہان مین کامل طور پر ملین گے

ان الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت مین اللہ تعالے بتاتا ہے کہ اس ایمان اور نیک کام مین بہشت رکہا گیا ہے جو خدا پر ایمان لاکر پہر اس ایمان کے حسب حال نیک کام کرے اسے اسی جہان مین جنت الفردوس ملجاتا ہے فردوس کے معنی حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام یہ

کیا کرتے ہین کہ جہان اللہ تعالے کے سوا کوئی اور دوست غمخوار و غمگسار نہو اور اس مقابلہ مین یہ سمجہنا چاہیئے کہ جن لوگون مین ایمان نہیں اور اعمال صالحہ نہیں وہ اسی جہان مین نار دیکھتے ہین ہم شرح صدر سے اسبات پر ایمان لاتے ہین اور یقین رکھتے ہین کہ خدا کا یہ **کلام سچ ہے** اسی دنیا مین سچا ایمان اور اعمال صالحہ راحت سے بھرا ہوا فردوس دیتے ہین جس سے مومن یقین کر لیتا ہے کہ اللہ تعالے کے وعدے سچے ہین اور موت کے بعد بھی وہ وعدہ کیموافق جنت الفردوس عطا کریگا

یہ مسئلہ کہ اسی دنیا مین بہشت اور دوزخ کی زندگی کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے اگرچہ یہ ایک باریک مسئلہ ہے لیکن مین ایک موٹی نظیر پیش کرتا ہون جسپر غور کرکے ہر ایک شخص اس کو سمجھنے کے قابل ہوسکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک شخص مانتا ہے کہ زنا کو خدا برا سمجہتا ہے اور وہ غیور خدا ہے اور من غیرتہٖ حرم الفواحش ما ظھر منھا وما بطن جو شخص سچے دل سے اسپر ایمان لاتا ہے اور پھر اُس کے حسب حال وہ عملی طور پر...... بدکاریون اور بدنظریون سے بچتا ہے تو وہ اس آگ سے جسکو آتشک کہتے ہین اسی دنیا مین محفوظ رہتا ہے۔ اور بالمقابل وہ بیماری جو بدکار زانی کو ہوتی ہے اسکا نام آتشک رکہا ہے یعنے چیزیکہ منسوب بہ آتش است جو لوگ اس بیماری سے واقف ہین وہ سمجہہ سکتے ہین کہ یہ کسقدر خطرناک ہے سات پشت تک برابر چلی جاتی ہے مین نے خود اپنی آنکھ سے آتشک والے کی اولاد دیکھی ہے جب بچہ مان کے پیٹ سے نکلتا ہے تو وہ چھرے کی طرح ہوتا ہے۔ بہت سے آتشک والون کو خطرناک جذام میں مبتلا دیکھا ہے اس نامراد مرض کے مریضونکو ایسی حالت مین دیکہا ہے کہ بدن زخمون سے چھلنی ہوگیا ہے جس سے پیپ اور لہو نکلتا ہے مین نے اپنے شہر مین ایک شخص کو ایسی حالت مین دیکہا کہ اس کے بدن

سے پیپ بہتی تھی اور اس کے رشتہ دار اور عزیز اس سے دس دس قدم کے فاصلے پر رہتے کیونکہ وہ اس متعفن اور پیپ بہتے ہوئے زخمون کے پاس نہ آ سکتے تھے آخر پانچ مہینے تک اسیطرح چیختے چلاتے ہوئے وہ تڑپ تڑپ کر مرگیا مگر دیکھو کہ ایک صالح۔ صدیق جو خدا تعالے کی غیرت کو دیکھکر اس سے رُکتا ہے وہ اس آتشک سے بچ رہتا ہے

اسیطرح دیکھو کہ ایک شخص اپنے گھر مین بیٹہا ہوا ہے وہ بڑا رنسنیا رہے اس نے نہ کسی کا مال چرایا ہے نہ کسی کا قرضہ دبایا ہے اور نہ کسی سے اس نے گندہ معاملہ کیا ہے وہ دیکھو اپنے گھر مین کیسے چین سے بیٹھا ہے لیکن جو چوری کرکے آیا ہے یا ڈاکہ مارکر اور کسی بیگناہ کا خون کرکے آیا ہے اسے ہروقت کھٹکا اور دھڑکا لگا ہوا ہے اور ایکدم بھی وہ چین سے نہیں گذار سکتا یہی جھنم کی زندگی ہے

میرے دوستو! اللہ جل شانہ کا یہ انتظام حق ہے ما خلقنا السمٰوٰت والارض وما بینھما الا بالحق یعنی زمین اور آسمان اور ان کے مابین جو کچھہ ہے وہ سب حق و حکمت سے بھرا ہوا ہے اور ایک ایک ذرہ خدا کی ذات پر گواہی دیتا ہے تمام چیزین انگلی بن بن کر خدا کیطرف رہنمائی کرتی ہین یقیناً سمجھو کہ اگر حقیت اور نصرت کی تائید نہوتی تو راستباز ی کو کوئی امتیاز نہوتا۔

اس کو بڑہاتے جاؤ تو پھر یہ صاف سمجھہ مین آجاویگا کہ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت کیسا سچا کلام ہے یعنے جو لوگ مومن ہوتے ہین اور پھر اس ایمان کے موافق اچھے عمل کرتے ہین ان کو اسی جہان مین ایسے باغ ملتے ہین جہان اللہ تعالے ہی ان کا ہمنشین اور مونس اور غمگسار ہوتا ہے

مجھے زیادہ تر ضرورت تو اس آیت پر بولنے کی اس لئے ہوئی کہ اللہ تعالے اپنے پاک مرسل مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنے پاک کلام مین مخاطب کرکے یون فرماتا ہے انہ اوی القریۃ اور

اور لولا الاکرام لھلک المقام یعنے میری قہر کی آگ اور غضب کی تلوار سارے جہان پر چل رہی ہے اور طاعون خطرناک شکاری کیطرح آدم کی نسل کو شکار کر رہی ہے اور ایک نمونہ قیامت کا برپا ہے اس قیامت میں بھائی بھائی سے اور بیوی خاوند سے الگ ہو رہی ہے۔ آدمیوں کی لاشوں کو اسطرح پر گڑھے میں ڈالتے ہیں جیسے مہتر کسی مرے ہوئے مویشی کو اٹھا کر لیجاتے ہیں ایسی رستخیز میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے انہٗ اوی القریۃ کہ اس گاؤں کو ہم نے اپنی پناہ میں لے لیا ہے اور پھر فرماتا ہے لولا الاکرام لھلک المقام یعنی اے مسیح تو اور تیرا پاک سلسلہ اور مقدس کارخانہ خدا کے نزدیک عزت کے قابل نہوتا تو یہاں کی مخلوق بھی تباہ کر دی جاتی مگر تیری عزت کے لحاظ سے اس کی بھی عزت کیجاتی ہے۔

یہ باتیں اللہ کی طرف بڑھنے اور اعمال حسنہ کے لئے سچی ترغیبیں ہیں۔

اب دیکھو کہ کیسی جنت الفردوس ہے

حضرت میرزا غلام احمد قادیانی

(خدا کے صلوٰت اور برکات اس پر ہوں)

ایک انسان ہے اور وہ لوگ جو طاعون میں مبتلا ہوئے ہیں وہ بھی آدم زاد اور بشر ہیں جو چیختے چلاتے ہیں لیکن وہ کیا بات ہے جبکہ ہفتہ وار اموات کی تعداد ۸۰ ہزار تک پہنچ گئی ہے اور وبا زدہ شہروں میں ایک قیامت کا میدان نظر آتا ہے۔ سیالکوٹ سے ایک دوست کا خط آیا ہے کہ اب ماتم پرسی بھی دور ہو گئی لوگ کتوں اور چوہوں کیطرح مر رہے ہیں اور اب کسی جگہ سے رونے چیخنے کی آواز بھی نہیں آتی یعنی اس شدت سے بیماری پھیلی ہوئی ہے کہ رونا پیٹنا اور ماتم پرسی کی رسم سب اٹھ گئی غرض ایک طرف آدمیوں کے بیٹوں پر یہ بلا اور دوسری طرف ابن آدم کو یہ صدا آتی ہے

لولا الاکرام لھلک المقام

اب بتاؤ ہمارے آقا مسیح کو خدا کے برگزیدہ مسیح کو جنت الفردوس دی یا نہ دی؟ اور اس کے دامن پکڑنے والوں کو ملی یا نہ ملی؟ تم میں سے کوئی اگر کسی معزز آدمی کے ساتھ دوستی کرے تو وہ کیسا خوش ہوتا ہے کہ اس کا ایک معزز دوست ہے پھر اس کو کسقدر خوش ہونا چاہئے جو رب العزۃ پر سچا ایمان رکھتا ہو اور اس ایمان کے موافق اعمال صالحہ بھی کرتا ہے کیا سچ فرمایا ہے اللہ کریم نے ان الذین ... سبقت لھم منا الحسنیٰ وہ لوگ جن کے حق میں ہم وعدہ کر چکے ہیں کہ وہ ہماری راستبازی مندے ہیں وہ اس جلتے تنور سے بالکل الگ اور دور رہینگے وہ اس کے جوش کی آواز کو نہ سنینگے بلکہ اپنے دل کی لذتوں میں سرور اور آرام سے بسر کرینگے

میں پھر کہتا ہوں اے دوستو عزیزو! دیکھو کہ یہ خدا کا برگزیدہ مسیح اس تنور آتشین کی لپٹ سے کسقدر دور اور محفوظ ہے اور اس کے طفیل اور برکت سے وہ لوگ بھی جو اس کے دامن کے سایہ میں پناہ گزین ہیں اس سے دور اور محفوظ ہیں۔

غرض جو سچے دل سے ایمان لائے اور نیک عمل کرے اسی دنیا میں اللہ تعالیٰ اسکو بہشت دیتا ہے اور آخرت میں اسے اکمل بہشت عطا کریگا پس اس بنا پر وہ تمام جو میری آواز سنتے ہیں خوب سمجھ لیں کہ سچا ایمان پیدا کرو۔

یاایھا الذین اٰمنوا اٰمنوا

اب وقت ہے کہ نئے سرے سے ایمان کی تجدید کرو یاد رکھو کہ اگر کھوٹا روپیہ پیسہ یا نوٹ کوئی بچہ غلطی سے کھرا سمجھ لے تو لے سکتا ہے مگر صرافوں کے بازار میں اس کی پردہ دری ہو جائیگی اسیطرح وہ ایمان جس میں دغا۔ فریب اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کی نافرمانی ہے وہ کھوٹا روپیہ ہے وہ کام نہیں آسکتا بلکہ جیسے کھوٹے روپیہ والا جعلی سکہ بنانیوالے کے جرم میں ماخوذ ہوگا یہ بھی پکڑا جاویگا

پس اس سے بچو

یہ طاعون بعض کے لئے سعادت اور رحمت کا نشان ہے اور اکثروں کے لئے ذلت اور بدبختی کا۔ اللہ تعالےٰ کے مسیح اور متوسلین کے لئے برکت کا نشان ہے اور اس کے مخالفوں کے لئے ذلت اور بدبختی کا۔ جب سے طاعون پھیلا ہے ہزاروں آدمی اس پاک سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں بعض وقت پچاس پچاس اور بعض وقت سو سو آدمیوں کے دستخطی محضرنامہ شمولیت بیعت کے لئے آئے ہیں یہ ایک عجیب بات ہے اگر یہ سلسلہ خدا کی طرف سے نہوتا تو ایسے وقت میں لوگ ایمان نہ لاتے

قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان راحت کے وقت خدا کو بھول جاوے تو بھول جاوے مگر تکلیف اور مصیبت کے وقت آخر اس کو خدا کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے چنانچہ فرمایا ہے

واذا رکبوا فی الفلک الاٰیۃ

اللہ تعالےٰ نے یہ معیار رکھا ہوا ہے کہ جب انسان دکھوں اور سختیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس کی امیدوں کی تمام رسیاں ٹوٹ جاتی ہیں اور کوئی امید کسی طرف کی باقی نہیں رہتی تو اس کی فطرت میں یہ بات رکھی ہوئی ہے کہ وہ آخر خدا کیطرف توجہ کرتا ہے۔ میں اس آیت سے سچی دلیل نکالتا ہوں کہ اس افترا ٹھہری میں اگر یہ خدا کا مسیح خدا کیطرف سے نہ آیا ہوتا تو چاہئے تھا کہ لوگ بڑھ بڑھ کر تکفیر کرتے اور ضال مضل کہکر شور مچاتے اور صوفیوں اور مشایخوں کی قدر کرتے اور ان کی طرف رجوع لاتے مگر یہ عجیب معاملہ ہے کہ ادھر سے الگ ہو کر ادھر رجوع کرتے ہیں اور خدا کی اس پاک وحی کو سچا کر رہے ہیں جو قریباً آٹھ برس پہلے کی ہے

یا مسیح الخلق عدوانا

یہ بڑی عظیم الشان دلیل ہے کاش کوئی خدا کے کلام میں سوچے۔

میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اور اس نازک مقام پر کھڑا ہو کر کہتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے سچ فرمایا ہے کہ آرام کے وقت خدا کو چھوڑ سکتے ہیں مگر سختی اور مصیبت میں آخر خدا ہی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ بطرح اس قیامت خیز

ہنگامہ مین اے مسیح موعود تیری طرف لوگون کا رجوع اور توجہ لاریب تیری سچائی کی محکم دلیل ہے اور اس لئے مبارک ہو تجھے اے مسیح کہ تو سچا ہے اور جیسے خدا کے لئے یہ ایک نشان ہے ویسے ہی تیری سچائی پر یہ ایک روشن نشان ہے پھر تجھے مبارک ہو کہ تیرا صدق کھل گیا۔

آخر مین ہمارے دوست پھر سمجھ لین کہ اگر آگ سے بچنا اور فردوس مین داخل ہونا ہے تو ایمان اور اعمال صالحہ حسب حال ایمان پیدا کرو۔ اندر ہی اندر سوچ کر اور غور کر کے دیکھو کہ بچا تو نہین ہو کوئی خیانت اور بددیانتی تو نہین ہے اور تمہارا دل یقین دلا دے تو سمجھو کہ سچے مومن ہو اب وقت آگیا ہے کہ ہماری جماعت اپنی زبان کو خدا کے لئے کھولے اور ایسے اعمال اختیار کرے جو خدا کی رضامندی کا موجب ہون نہ ہو کہ تمہارے قدم کسی بے جائی کے گھر جائین خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم مین ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ تم خدا کے مسیح کے دلائل بنجاؤ + آمین

شادی کی ضرورت

ہمارے اخبار کے پڑھنے والے شیخ عبد الحق صاحب نومسلم کے نام سے بخوبی واقف ہین وہ بائیس تیس برس ایک کے ایک شریف نوجوان ہین جنہون نے ایف۔ اے۔ کا امتحان پاس کیا ہوا ہے اور بی۔ اے۔ کے امتحان کا ارادہ رکھتے ہین بالفعل مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان مین ملازم ہین وہ شادی کرنے کے خواہشمند ہین۔ جو صاحب اس معاملہ کے متعلق کسی قسم کی خط و کتابت کرنا چاہین انکے نام سے کرین +

ایک ضروری خط اور جواب

بعالی خدمت جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سلمہ القدیر

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بندہ ان دنون مین چند اوہام مین مبتلا ہے امید ہے کہ آنجناب ان کا ازالہ فرما کر مخلصی عطا فرماوینگے۔

حضرت اقدس نے اشتہار بعنوان طاعون مارچ ۱۹۰۱ء مین شائع کیا تہا کہ جب وبائے طاعون کہا جانیوالی آگ کی طرح کسی شہر مین اپنا منہ کرے تو اس شہر کے باشندے جلد نکلو الخ مگر آپ نئے اشتہار مین فرمایا ہے کہ لوگ طاعون کے خوف سے اپنے اپنے شہرون سے نہ نکلین اور قادیان مین بھی نہ آئین کیونکہ یہ شرعاً ممنوع ہے ان دونون مین اختلاف اور تناقض ہے اور دوسرا حضرت نے لنگرخانہ کی امداد کے لئے اشتہار شائع کیا ہے کہ جو شخص لنگر کے مدد کے لئے چندہ نہین دیگا وہ بیعت سے خارج ہوا اور منافق ہے یہ مسئلہ ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ کس دلیل سے وہ منافق ٹھہرایا گیا ہے فقط

راقم عبد الغنی امرتسر کٹرہ باگہ سنگہ

۲ر اپریل ۱۹۰۲ء

میری طرف سے جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کاش آپ ایک عرصہ یہان رہین یہ اعتراض کتاب اور سنت کی ناواقفیت سے پیدا ہوتے ہین درحقیقت اگر کوئی شخص مختلف قرائن اور وجدانیات کی بنا پر ایک مامور کی حقیقت پر ایمان لے آئے اور اس کی روح شرح صدر سے بول اٹھے کہ وہ من جانب اللہ ہے تو اعتراضون اور نکتہ چینیون اور وسوسون کا مادہ ہی نابود ہوجاتا ہے اگر خدا کے مسیح پر آپ ایمان لاچکے ہین تو ایسے وسائل کی تلاش کرین جن سے شرح صدر پیدا ہو سکے اور پھر نزغ شیطان قلب پر تسلط نہ پا سکے اور اگر آپ ہنوز تردد ہی مین ہین تو اعتراض کرنے سے قبل سوچ لیا کرین کہ ایسا اعتراض کہین خدا کی کتاب اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے افعال پر تو نہین پڑتا خدا کے مامور کی کسی بات مین دوسری بات سے اختلاف نہین۔ ناسمجھی یا بغض کی آنکھ خدا کی بزرگ کتاب قرآن کریم مین بھی تناقض اور اختلاف پیدا کر لیتا ہے جس کا دعوی ہے ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیرا۔ چنانچہ ناپاک نصرانی اور ان کی ظالمانہ کتابین ایسی نکتہ چینیون سے لبریز ہین جو جواب قرآن کریم کی طرف سے دیا جاتا ہے وہی بلا تفاوت مولے ادھر سے بھی سمجھئے۔

(۱) خدا تعالے کے وعدے حفاظت کے بجائے خود حق ہین اور سلسلہ اسباب کی رعایت رکھنا خدا کے امر کے موافق ہوتا ہے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خدا کے پاک اور زبردست وعدے تھے کہ وہ دشمنون پر غالب آئینگے اور واللہ یعصمک من الناس وغیرہ۔ پھر مکہ معظمہ سے آپکا خفیہ نکل جانا اور مدینہ طیبہ پہنچنا۔ اور دشمنون کے مقابل ہتھیار پکڑ کر لڑنا اور لشکر کے گرد خندق کھودنا اور بیماریون مین دوا کا استعمال کرنا اور پچھنے لگوانا وغیرہ وغیرہ یہ سب امور جو اسباب کی رعایت کی غرض سے ہین خدا کے وعدون پر اعتماد و توکل کے منافی نہین خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ طاعون زدہ شہر مین مت جاؤ اور جہان جوش ہوجائے وہان سے مت نکلو ابتدا مین جب ایک آدھ واردات ہو تو نکلنا قہر کی زمین سے بچنا ڈھونڈتا ہے اور درست ہے مگر جب خمیر خوب پیدا ہو گیا تو پھر نکلکر دوسری غیر متاثر مقامات کو ہلاک کرنا ہوتا ہے۔ باوجودیکہ خدا نے وعدہ دیا انہ اوی القریۃ مگر آج اگر آپ

ہوتے تو دیکھتے کہ کس قدر فکر سے حضرت صاحب کوشش کرتے ہین کہ طاعون زدہ علاقہ کا کوئی شخص یہان نہ آنے پائے - یہ خدا تعالے کے غنائے ذاتی سے ڈرنا اور اس کے بنائے ہوئے سلسلہ اسباب کی جو بڑا پختہ علمی سلسلہ ہے رعایت رکہنا ہے - اور یہی نشان ہے حضرت موعود کے خدا کی طرف سے ہونے کا - کہ وہ ساری دنیا سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہے - حالانکہ اسکے ساتھ خدا کے وعدے بھی ہین - ہر کہ نزدیک تراست ترسان تراست - مگر لوگ باوجود اس کے کہ رستخیز قیامت برپا ہے اور کتون کی طرح مر رہے ہین ذرا بھی خدا سے نہین ڈرتے کیا اس بیبی کی اور جرأت کے سبب سے آپ ان لوگونکو بڑے دلیر اور بڑے متوکل خدا کہینگے جو خرمن مین آگ لگی ہوئی دیکھکر بھی رقص و سرود مین مصروف ہین - اور خدا کے راستبازون کو ڈرپوک اور کم دل اور خدا پر توکل نہ رکھنے والے یقین کرینگے جبکہ وہ ذرا ذرا سے خوف کیوقت مضطرب ہوتے اور حد سے زیادہ اظہار خوف کرتے ہین - چنانچہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت لکہا ہے کہ بادل کو چڑھتا دیکھکر آپ کا رنگ زرد ہو جاتا تہا اور فرماتے تھے کہ ایک ہلاک شدہ قوم نے اس سے پہلے بادل کو دیکھکر کہا تہا کہ لو دیکھو بادل آیا ہے اور اب خوب برسے گا مگر وہ اُن کے ہلاکت کا موجب ہوا -

ہمارے عظیم الشان صاحب عزم نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے علاوہ کل راستبازون کی زندگی کے ایسے ہی نمونے موجود ہین اور اصل بات یہ ہے کہ جس کی زندگی مین خدا سے ڈرنے کے ایسے نمونے پائے نہ جائین وہ مرد خدا اور مرسل خدا نہین - اسی خوف کا نتیجہ ہے جو ہمارے کامل ہادی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم استغفار سے رطب اللسان رہتے تھے اور ایک لحظہ بھر بھی خدا کی حفاظت اور عصمت طلب کرنے سے غافل نہین رہتے تھے اور یہ دل شجاع عرب جو ہمارے ہندیون [illegible] ہون بلکہ تمام ممالک دنیا سے جری تر اور صاحب عزم تھے خدا کے خوف اور ڈر کی یہ کیفیتین اپنے مولا کے وجود مین دیکھکر ایمان اور محبت مین چھلانگین مار مار کر آگے نکلتے تھے آپکے مذاق کیموافق ضروری تہا کہ وہ پہلے سوال کرتے کہ حضور آپ سے خدا کے اتنے زبردست الفاظ مین پر زور اور صاف صاف وعدے ہین اور پہر آپ اسباب کی یہ رعایت کرتے اور ڈرتے ہین یہ تو صریح تناقض ہے آپکے قول مین اور فعل مین - اور پہر اس سوال کے بعد ایمان مین متزلزل ہو جاتے مگر نہین وہ مغز حق اور حقیقت کو جانتے تھے وہ خدا کی صفات اور اسماء کے مقتضیات سے واقف تھے وہ ان آثار و علامات کو دیکھکر اور بھی زیادہ قریب اپنے محبوب و مرشد کے ہو جاتے تھے اسیطرح خدا نے اپنی بزرگ کتاب مین ہمکو بھی صحابہ کا مثیل اور ہمرنگ فرمایا ہے پس ہم بھی کس قدر حق رکھتے ہین کہ ویسی ہی علامتین اپنے محبوب و مولیٰ خدا کے مسیح مین دیکھکر اس کی نسبت ایمان و محبت مین فوق العادت ترقی کرین

لنگر کا اشتہار اور ادائے چندہ پر بیعت کو منحصر رکھنا خدا تعالے کی سنتون اور راستبازون کی چالون کے موافق ہے خدا تعالے کے سلسلہ کو جسقدر اخراجات لگے ہوئے ہین کتابون کا خرچ اور بیشمار اشتہارون کی اشاعت کا خرچ اور لاتعداد مہمانون کا خرچ یہ آج سے نہین مدت سے ہین خدا کے مامور کی مصروفیت احقاق حق اور ابطال باطل کیطرف بالکل یکطرفہ ہونی چاہیئے توجہ کی پراگندگی اور ادہر ادہر کیطرف دھیان کرنا اُس کی حالت کے منافی ہے - اب یہ اخراجات تو ضروری ہین اور ضروری ہے کہ کاروبار کے متکفل اور مختلف ذمہ داریون کے متعہد لوگ حضرت مامور سے بار بار خرچ مانگین اور وہ اُس وقت عظیم الشان مضمون کی تحریر مین یا توجہ الی اللہ مین مصروف ہین - تو کیا یہ حرکت اس کے دل مین تفرقہ اور پراگندگی کی موجب نہ ہوگی - جبکہ سوال کیوقت اور ضروری سوال کیوقت حاجت کے پورا کرنے سے اس کا کیسہ خالی اور عہدہ برآ نہو سکے یہ صورت چاہتی تھی کہ مدتون اس سے پہلے لوگ از خود معین رقمین اپنے نفس پر فرض کر لیتے - مگر خدا کی یہ عادت ہے کہ وہ بتدریج ایسی ہی موجبات سے اخیار واشرار مین تمحیص اور تمیز کیا کرتا ہے اور ایسا ہی ہوتا رہا ہے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے اخراجات پیش آئے اور آپکے قلب مبارک پر ایسے بوجھ پڑے تو خدا کی کتاب نے یہ ندا شروع کی کہ مَن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا اور خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ بِهَا اور بار بار یہ کہا گیا یجاھدون فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم مومن کا نشان یہی قرار دیا گیا کہ وہ مالون کو خدا کی راہ مین خرچ کرتے ہین اور فرمایا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ اور زکوٰۃ کو نشان ایمان قرار دیا گیا اور خدا کے رسول کے فصل صادق و مصدوق خلیفہ صدیق اکبر علیہ السلام نے زکوٰۃ کے ادا نہ کرنے والون سے اسیطرح جنگ کی جیسی اسلام کے موذی اعدا سے کیجاتی تھی -

اُسوقت بھی بعض لوگون نے ان چندون پر اعتراض کئے اور دکان داری اور مال جمع کرنیکے الزام لگائے اور کہا کہ خدا مفلس ہو گیا ہے جو ہم سے چندے مانگتا ہے - اب سوچو یہ دہائی جو قرض کے لئے خدا کی کتاب مین ہے اور پہر سود در سود کے وعدہ پر کیا اس مین اور ہمارے مسیح موعود کے لنگر کے اشتہار مین کوئی اختلاف اور لڑائی ہے -

خدا کے سلسلے اسیطرح چلا کرتے ہین مومن ان آوازون پر خوش ہوتے ہین اور سمجھتے ہین کہ اب انکی تطہیر اس چندہ کے سبب سے ہوگی - وہ اپنے دلون مین ادا کرنے کے لئے شرح صدر پاکر خدا کا شکر کرتے ہین کہ وہ اس امتحان کیوقت مومن راسخ نکلتے ہین - چنانچہ اس اشتہار لنگر کے اشاعت کے بعد جسقدر خطوط میرے پاس آئے ہین اُن سب مین لوگون نے بڑی خوشی اور خدا کا شکر کرکے اپنے اوپر چندہ ماہواری رقم مقرر کی ہے - ہر شہر اور گاؤن سے ہر روز متواتر خط آتے ہین اس رفتار سے مجھے یقین ہے کہ دو ماہ کے عرصے مین مطلوب غرض سے زیادہ کام بنجائیگا

خدا کا شکر ہے کہ ہماری جماعت اس ابتلا [illegible] وفادار مومن ثابت ہوئی ہے - عجیب بات ہے کہ ایکطرف ہزار [illegible] آدمی جو دیتے ہین - اور [illegible] بیس بیس اور بعض [illegible] پچاس تک اپنے اوپر فرض کرتے ہین اور اس دینے مین [illegible] ہوئے جانے اور [illegible] کر کہتے ہین الحمد [illegible] لھذا وما کنا [illegible] لولا ان ھدانا اللہ [illegible] پاگل ہے جو اسپر [illegible] خدا سے ڈرو [illegible] پڑھو اور سوچو اور کا [illegible]

کہ کوئی [illegible] دنی گناہ تو نہین جو قبول حق کے مقابل تاریکی پیدا کر دیتا اور ایسی روشن باتوں کے نظائر سے خدا کی کتاب بہری ہوئی ہو ماننے نہین دیتا + خاکسار عبدالکریم از قادیان - ۵ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء

نظم

از جناب منشی محمد نواب خانصاحب ثاقب احمدی
مالیر کوٹلوی

مبارک احمدی امت تجھے یہ بزم یکتائی
جنھوں نے قادیان دارالامان مین بھر امان پائی

کوئی پورب سے آیا ہے کوئی پچھم سے آپہنچا
گئی دوری بہت نزدیکی نزدیک یکجائی

ہے اُبھا تیرے اقبال کا اختر مبارک ہو
کہ جن کے نور کو چشم مخالف دیکھ شرمائی

کھلے جاتے ہین دل بستان احمد کی طراوت سے
ہوا رنگ عدو پھیکا طبیعت اس کی مرجھائی

ہوئے ہین شیر و شکر دریا چون اپنی ہی جا مین ہین
اخوت اور صداقت کا مزا اسپر ہے بالائی

خدا کے ذکر سے دل اپنا اطمینان پاتے ہین
دلون مین آگئی قوت گئی سب ناتوانائی

بہت بیٹھے ہین بیان دھونی رمائی نوردین کے پاس
بہت کو اپنے عیسے کی کرامت کھینچکر لائی

نہ سمجھو نوردین کو تم الگ اپنے مسیحا سے
یہ وہ بیمار ہے جس نے مسیحا سے شفا پائی

زمین و آسمان سب منتظر تھے ابن مریم کے
کہ اتنے مین زمین پر آسمان سے یہ ندا آئی

کہ عیسی بنکے اترے حضرت میرزا غلام احمد
وہ احمد جسکو حق نے خلعت احمد ہی پہنائی

رہے الحمدللہ سب کے اب ورد زبان ہردم
کہ احمدؐ اور محمدؐ کی تمہین صورت نظر آئی

گروہ آخرین مین احمد والا نشان آیا
کہ سچے دین احمد کی حقیقت جس نے بتلائی

ہمارا مہدی عادل مسیح ہادی برحق
کہ جس نے انبیاء و اولیا کی راہ دکھلائی

علوم معرفت کا وہ بڑا زخار دریا ہے
کہ غواصان حکمت نے نہ پائی جس کی گہرائی

ثریا سے وہ حالی جا لایا نور ایمان کو
کہ جس کے عزم ثابت کے تلے پربت بھی ہے رائی

کھڑا ہے سچے دعوی پر قدم اپنا جمائے وہ
ہے وہ ثابت قدم جس نے کبھی ٹھوکر نہیں کھائی

عرب لکن عجم ابکم ہین اسکے سامنے لاشک
ہے امیت مین وہ بخشی خدا نے اس کو گویائی

پڑھے لکھے جو ہین پتھر پڑے ہین انکی عقلون پر
کچھ ایسی دجل کی اور جہل کی آکر گھٹا چھائی

بلا جس سے وہ خوبی رخ ایمان سے روگردان
جسے دیکھو سوا اپنے حسن و خال و خط کا شیدائی

جوانون مین تو ہوتا تہا خرام نازمستانہ
ہے بوڑھون مین جوانون سے سوا مستی و رعنائی

کہین لہو و لعب کے جمگھٹون کے بدنما منظر
پڑے پھرتے ہین مارے مارے ہر جانب تماشائی

مگر اس فتنہ و آشوب و ظلمت کے زمانہ مین
نہین ہے نور حق کی نام کو بھی دل مین جویائی

یہودی ہو چلے تھے دین حق کو چھوڑ کر مُلا
ادھر شوخی مین حد سے بڑھ گئی تھی قوم عیسائی

جنہون نے آسمان پر ایک مردے کو چڑھایا ہے
انہین نیچا دکھائے گا یہ انکا دین آبائی

خدا کی عزت و غیرت نے پھر چاہا کہ دنیا مین
خدائے قادر قہار واحد کی ہو دارائی

زمین و آسمان مین اس کی عظمت اور حرمت ہو
مٹے عیسی پرستی اور مُردے کی مسیحائی

صلیبین ٹوٹ کر اب سرنگون ہوئے لگین آخر
قلم کی تیغ سے خنزیر بد مرتے ہین بن آئی

فہادینا و مہدینا ینادینا باعلی الصوت
فاکرمنی بالہام و اخزے اللہ اعدائی

یہ زندے معجزے گر دیکھہ پاتے اپنی آنکھون سے
ندامت کے لحافون مین دبک جاتے مسیحائی

اب آخر مین اُٹھاؤ ہاتھ اور یہ دعا ثاقب
رہین احمد کے سایہ مین ہمیشہ احمدی بھائی

یسوع مسیح مرقومہ بشپ صاحب لاہور

پر

ریویو

نمبر ششم

سلسلے کے لئے دیکھو نمبر ۱۲ جلد ۶

اب ہم امر ثانی کے متعلق کسیقدر بحث کرتے ہین اور وہ یہ ہے کہ کیا یہ سچ ہے کہ یسوع مسیح خود وہ دین تہا جس کی اس نے تعلیم دی؟

اس سوال کا جواب ہمین بالکل نفی مین دینا پڑتا ہے جب ہم انجیل اور ان کتابون پر نظر کرتے ہین جو یسوع کی سوانح کے نام لکہی گئی ہین اس سوال کا مفہوم اور مقصود تو یہ ہے کہ یسوع مسیح اپنی تعلیم پر خود بھی پورا کاربند تہا یا نہین؟ یا دوسرے الفاظ مین یہ کہو کہ اس کا نمونہ قابل تقلید ہے یا نہین؟

ہر ایک انسان قطع نظر اس کے کہ وہ نبی ہو یا غیر نبی دو ہی طرح کامل طور پر شناخت کیا جاتا ہے اپنے قول اور فعل سے۔ قول اور فعل سے شناخت کے دو پہلو ہین اول یہ کہ جو کچہ وہ کہتا ہے بجائے خود وہ باتین انسانی تہذیب اخلاق کے لئے اعلی درجے کی ہین یا نہیں دوسرے وہ خود بھی جو کچہ کہتا ہے اسپر عمل کرتا ہے یا نہین؟

لیکن ہمین افسوس اور سخت افسوس ہوتا ہے جب عیسائیون کے خود تراشیدہ یسوع مسیح کے حالات اور اقوال پر نظر کرتے ہین کہ نہ تو اس کی تعلیم ہی اعلی درجے کی ہے اور نہ وہ خود ہی اسپر عمل کرنیوالا ہے۔ گویا ہاتھی کے کہانے کے دانت اور دکہانے کے اور ہم یسوع مسیح کی تعلیم پر مختصر اً جیسا کہ اس ریویو کا منشا ہے بحث کر آئے ہین اور دکھا چکے ہین کہ وہ تعلیم یہودیون کی مسلسل تین ہزار برس کی تعلیم کے صریح متضاد اور مخالف ہے جو ان کی کتابون مین نبیون کی معرفت ان کو دی گئی تھی اور ہم نے یہ بھی دکہایا ہے کہ انجیل صرف ایک ہی قوت کی تربیت اور نشوونما پر زور دیکر انسان کی باقی قوتون کی بے حرمتی کرتی ہے اور ان کے تکفل سے عاری ہے اور اسطرح پر گویا خدا تعالے کے فعل کو لغو قرار دیتی ہے جب وہ انکے لئے کوئی قانون ہی پیش نہین کرتی۔ پہر ہم اس امر پر بھی بحث کر آئے ہین کہ انجیلی تعلیم صرف انسانی تہذیب اور اصلاح نفس کے متعلق ہی ادھوری اور نامکمل نہین بلکہ انجیل نے خدا تعالے کی نسبت جو کچہ تعلیم دی ہے وہ اور بھی دانشمند انسان کو مجبور کرتی ہے

کہ وہ اس سے بیزاری اور نفرت ظاہر کرے کیونکہ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ توحید نجات کے لئے کافی نہین ہے بلکہ تثلیث کا ماننا اور یعنی قربانی پر ایمان لانا ضروری ہے وغیرہ وغیرہ

غرض اسپر ہمکو اب زیادہ بحث کی ضرورت نہیں۔ ہان یہان صرف اس امر پر غور کرنا باقی ہے کہ کیا جو کچہ یسوع نے کہا خود اسپر عمل کیا اور دوسرے یہ کہ کیا یسوع نے خود اپنی بے عیب زندگی کا اعتراف کیا؟

جب ہم انجیل کا مطالعہ کرتے ہین تو یہ دیکہکر ہمین تعجب ہوتا ہے کہ یسوع ایک سائل کے جواب مین صاف اقرار کرتا ہے کہ **مجھے نیک نکہو**۔ ہم تہذیب اور اخلاق کے خلاف کرینگے اگر یسوع کو اس جملہ کے کہنے مین جہوٹا یا ریاکار قرار دین کہ دراصل اس کا منشاء کچہ اور تہا کیونکہ اس نے صرف **نیک استاد** کہا تہا۔

اور اس سے پہلے جب مختلف وقتون مین بد وضع عورتون نے اس کے پاؤن پر عطر ملا یا اسکو بوسے دیئے تو یسوع نے فوراً اسپر اعتراض کرنیوالون کا تاویل سے گھر پورا کر دیا۔ پس یسوع اپنے اقرار کے موافق نیک ہونیسے صریح انکار کرتا ہے اور اپنے فعل سے شہادت دیتا ہے کہ جو کچہ اس نے اس سائل کے جواب مین کہا وہ کسی صورت مین ریاکاری اور جہوٹ نہتا یہ خوش اعتقاد متبعین کی مہربانی ہوگی جو اپنے اوستاد اور مرشد کو اس قول مین جہوٹا قرار دین جبکہ وہ کہتے ہین کہ دراصل یسوع کا یہ منشاء نہتا

چنانچہ یسوع نے یوحنا بپٹسمہ دینے والے سے اسی طریق اور نہج پر بپٹسمہ لیا جسطرح دوسرے گنہگار لیتے تھے انجیل مین صاف لکھا ہے کہ اس کے پاس لوگ آکر اپنے گناہون کا اقرار کرتے تھے۔ اور یسوع نے ناصرت سے آکر یہی بپٹسمہ یوحنا سے لیا۔ اور اپنے گناہون کا اقرار اُسے اسیطرح کرنا پڑا۔ ورنہ یہ اصطباغ نعل لغو ٹھہرتا ہے جو یسوع کی خدائی شان سے بدرجہا بعید ہونا چاہیئے جیسا کہ ایک عام شریف آدمی بھی لغویات سے پرہیز کرنا ضروری سمجھتا ہے

پھر جسقدر واقعات یسوع کے انجیل مین لکھے ہین اپنر غائر نظر کرنے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچ جاتے ہین کہ شراب پینے کا انہین خاص شوق تہا۔ اور اس امر مین اپنے پیر و مرشد حضرت یوحنا کے بھی خلاف کیا کیونکہ یوحنا شراب نہ پیتے تھے اور شراب بالاتفاق ام الجرائم اور ام الخبائث ہے اور ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بعض دفعہ بد وضع عورتون کے ہان بھی آتے جاتے تھے۔ انجیل یہ بھی بتاتی ہے کہ باوصفیکہ وہ کہتے تھے کہ مین تورات کو پورا کرنے آیا ہون لیکن ساتھ ہی توریت کی تعلیم کو بالکل بدل ڈالا بلکہ منسوخ کر دیا۔ پھر شیطان کے ہمراہ چالیس روز تک رہنا ایک سلیم الفطرۃ انسان کو اور بھی دھوکہ مین ڈالتا ہے ایسا ہی یہود کے بزرگ فقیہون اور فریسیون کے مقابلہ مین آتش زبانی سے کام لینا ایسی صورت مین کہ ایک گال پر طمانچہ کہا کر دوسری پھیر دینے کی تعلیم دیتے تھے حیرت انگیز معاملہ ہے اور اسیطرح اپنی مان کے ساتھ بے التفاتی سے پیش آنا اور ایسی الفاظ سے اس کو مخاطب کرنا جو ایک شریف اور سعادتمند بیٹے کی شان کے صریح خلاف اور متضاد ہے یسوع کو ملزم قرار دیتا ہے۔ اور پھر صلیب کی لعنت ان تمام امور کو اور بھی قوی کر دیتی ہے۔ غرض جہان تک انجیل پر تدبر سے نظر کیجاوے۔ اسیقدر امور یسوع کے نمونہ ہونے کے خلاف نظر آتے ہین کہ ان پر اگر تفصیلی بحث کیجاوے تو ایک انجیل مقدس طیار ہو جاوے۔ اس ریویو مین ہم کو صرف اجمالی نظر کرنا مقصود ہے اس لئے اسیقدر بس ہے اس مضمون پر ہمارے سید و مولا امام نے (خدا کی برکات اور نصرتین اسپر ہون) ریویو آف ریلیجنز نام ماہواری رسالہ مین عصمت انبیاء کے مضمون پر بحث کرتے ہوئے فیصلہ کن مضمون لکہا ہے جو غالباً مئی یا جون میں شائع ہوگا۔

امر سوم کے متعلق ہمکو زیادہ بحث کی ضرورت باقی نہین رہی۔ کیونکہ اس امر دوم ہی سے معلوم ہوسکتا ہے کہ یسوع کے یہ افعال اس کو خدائی کا درجہ تو در کنار کوئی عظیم الشان انسان ہونے کا مرتبہ بھی نہین دیتے

(باقی ساتوین نمبر مین)

قرآن کریم کی ابتدا

سلسلے کے لئے دیکہو نمبر ۱۲ جلد ۶

میرے دوستو! دنیا کی اندھیری گھڑیون مین (جو نامرادی اور ناکامی کی تاریکی سے پیدا ہوتی ہین) قرآن کریم کو اپنا رہنما بنانیوالا کبھی بھی اس تلخی اور ناکامی سے گھبرا نہین سکتا جو الحمد للہ کہنے مین ریاکار نہین ہے اس کو اپنا سچا وظیفہ بنانیوالا کبھی مخذول نہین ہوسکتا اور دنیا کی ناکامی اس پر فتح حاصل نہین کر سکتی۔ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر کوئی دنیوی مصائب اور مشکلات کا ہدف ہوسکتا ہے؟ گیارہ بچون کا مرنا۔ اور پیارے چچا امیر حمزہ کے ناک کان کاٹے گئے اور قسم قسم کی تکالیف اس فخر بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم کو دی گئین مگر تم دیکہو کہ ہر گھڑی اس کے مُنہ سے بجز الحمد للہ کے اور کچہ نہین نکلا اور یہ الحمد للہ بھی روح اور راستی سے نہ لاف و گزاف کے طور پر مین دعوی سے کہتا ہون کہ دنیا ایسے عظیم الشان عارف کی نظیر سے بالکل خالی ہے۔

جب قاری اور حفاظ ذبح کئے گئے اس وقت بھی الحمد للہ کہا۔ جب مکہ سے نکالے گئے اسوقت بھی الحمد للہ کہا پھر تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کہلا کر مصائب اور مشکلات مین کیون کر گھبرا سکتے ہو؟ جبکہ آپ کا **اسوۂ حسنہ** ایسے رنگ مین موجود ہے۔

میرے دوستو! مین سچے دل سے کہتا ہون اور اس نازک مقام پر کھڑے ہو کر کہتا ہون کہ یہ تعلیم ایک یاقوتی ہے

جو مومن کے دل کو اطمینان اور سکینت سے ایسا قوی بنا دیتی ہے کہ کوئی تکلیف اور ناکامی اس کے ایمان میں ذرا بھی تزلزل نہیں ڈال سکتی ٭

میں یہ بھی کہتا ہوں کہ جو تعلیم الحمد للہ میں دی گئی ہے اس کی نظیر کسی دوسری کتاب میں ہرگز ہرگز نہ ملیگی۔ دنیا کی ساری کتابیں اس سے عاری اور تہی دست ہیں اگر خطبہ اجازت دیتا تو میں مختلف کتابوں کی ابتدا تمہیں سناتا مگر تم خود ان کتابوں کو لیکر پڑھو اور مقابلہ کرو کہ وہ کس تعلیم اور جملے سے شروع ہوتی ہیں اور قرآن کریم کی ابتدا تو میں تمہیں سنا چکا ہوں پھر تمہیں خود بخود معلوم ہو جاویگا کہ قرآن کریم کیسی کتاب ہے پھر ایک ور بات میرے دل میں آئی ہے اور وہ یہ ہے کہ الحمد تم سمجھ سکتے ہو تمام کامیابیوں کی انتہا اور تمام مقاصد اور مطالب کے ملجانیکا آخری نظارہ ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ دل کیسا یقین اور معرفت کے نور سے لبریز تھا اور وہ آنکھ کیسی دوربین تھی جس نے ان تمام کامیابیوں کو مصائب اور مشکلات کی گھڑیوں میں معاینہ کر لیا اور جوش مسرت سے الحمد للہ کہنے پر دیکھنے والے کو مجبور کر دیا۔ یہ ایک نازک مسئلہ ہے اس سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایمانی قوت اور عرفانی طاقت اور نظر کا پتہ لگتا ہے کہ آپ کو اپنی کامیابیوں اور خدا تعالےٰ کے وعدوں پر اور اپنے انجام پر شرح صدر کے ساتھ ایمان تھا کہ وہ واقعات جو ایک زمانہ دراز کے بعد آنے والے تھے وہ پہلے ہی آپنے دیکھ لئے پھر ایک اور بات بھی قابل غور ہے کہ الحمد للہ کہنے والا کس قسم کا آدمی ہونا چاہئے اگر کوئی شخص تمام بدصفات کا جامع ہو کر کسی ممدوح کی تعریف کرے تو یقیناً سننے والے اس ممدوح سے بیزار ہو جائینگے

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے ابن مریم کو خدا کا بیٹا بنایا گیا اور ظلم و زور کی راہ سے اس کو باوجودیکہ وہ خون حیض کھا کر پلا تھا خدائے ذوالجلال کے عرش پر بٹھایا گیا اور پھر اس کو ملعون قرار دیکر ہاویہ میں رکھا۔ اب ایک قوم نے تو یہ تمجید اور تحمید رب العرش کی کی۔

ایک اور قوم اٹھی اس نے خدائی صفات کو بتوں اور پتھروں کے حوالے کیا اور قابل شرم مقامات کی عبادت اور پرستش شروع کر دی اور قدوس وسبوح خدا کو ذلیل مظاہر میں حلول کرنیوالا ٹھیرایا یہانتک کہ خنزیر اور مگرمچھ کے قالب میں آنیوالا مانا۔

ایک اور قوم نے جو ایران میں رہتی تھی اہرمن کو قادر مطلق خدا ٹھیرایا غرض اس قسم کی ناپاکی اور گندگی کے پھیل جانے پر محمد صلعم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پکار کر کہا کہ

الحمد للہ

اب الحمد للہ کہنے والا چاہتا تھا کہ خدا ہی کی حمد ہو اور ان تمام صفات کو جو اللہ تعالےٰ کے لئے مختص ہیں اور نا اہلوں اور مشرکوں نے اپنی جہالت کے باعث وہ کمزور اور ناتوان مخلوق کو دی رکھی ہیں پھر انسے چھین کر خدا تعالےٰ کے جلال کو ظاہر کرے۔

اس کی اصل غرض یہی تھی کہ اللہ تعالےٰ ہی کی حمد ہو

اب کسقدر ضروری تھا کہ جس کی غرض و غایت اور اصل مقصود یہ ہو کہ اللہ تعالےٰ ہی کی حمد ہو وہ **احمد و محمود** ہو

غور کرو کہ جو خدا کی حمد کرنا چاہتا ہے جب تک وہ خود احمد اور محمود نہوے پہلے خود تعریف کیا گیا نہوے تو لوگوں کو رشک کیونکر آئے یہ میراں بخش پاگل اگر کسی کی تعریف کرے تو بتاؤ تم اس میں کسقدر دلچسپی لے سکتے ہو پاگل کی بڑ کہکر اس کو ٹالدوگے۔ تو اس سے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کسقدر عظمت اور شوکت معلوم ہوتی ہے ایسی پر ظلمت زمانہ میں جبکہ مردہ پرست نصرانیت اور بت پرستی ایکطرف تھی۔ ایک شخص بولا کہ ساری حمد خدا ہی کے لئے ہے جو ساری صفات کاملہ سے موصوف اور تمام نقایص سے منزہ ہے اور اسی کی طرف بلاتا ہوں پھر وہ کیونکر محمد صلعم و احمد نہوتا یہی وجہ تھی کہ خدا تعالےٰ نے آپکا نام محمد صلعم رکھا۔ اور اسی تحریک سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ وحی ہوئی

وَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا

(باقی آئندہ)

صلیب ٹوٹی کہ ٹوٹی

وزیرآباد میں عیسائیوں کا مذہبی سالانہ جلسہ دو ہفتے تک رہا نوجوان (کالی چمڑی) عیسائی اور چند یورپین پادر وغیرہ بھی تھے پہلے پہل تو عیسائی نوجوان بازاروں میں ڈھولکیاں بجاتے اور مذہبی گیت گاتے گاتے منادی اور مناظرہ بھی شروع کر دیتے تھے پھر جب ہم لوگوں نے دیکھا کہ یہ لوگ سیدھے سادے مسلمانوں کو دبانے اور شوخیاں کرنے لگے ہیں تو پھر رہا نہ گیا اور وہ لوگ ہمارے ایک ہی مقابلہ میں بمصداق "جاء الحق وزہق الباطل" ایسے بھاگے کہ پھر آخیر جلسے تک منادی اور مناظرہ تو کجا گانا بجانا بھی بھول گئے بلکہ سمجھداروں کو ہماری ایسی محبت ہو گئی کہ وہ دن دن بھر ہماری صحبت میں رہتے اور اسلام کی صداقت کو دل لگا کر سنتے الحکم کے کئے پرچے معہ رسالہ دعوت الحق بھی (جو میں نے بھائی شیخ محمد جان صاحب سے لیا تھا) مجھ سے لے گئے جس کا مجھ افسوس بھی ہے اور خوشی بھی افسوس اس لئے کہ وہ نادر اور پُر از رموز مضامین پھر مجھے ہاتھ نہ آئینگے اور خوشی اس لئے کہ چند نوجوان عیسائیوں میں تبلیغ تو ہو گئی سوائے چند اعتراضات کفارہ اور تثلیث کے میرے ایک اعتراض (اناجیلی اختلاف) پر (جو ذیل میں درج ہے) بہتوں کے کان کھڑے ہو گئے ؛

(ایسے گواہوں کی شہادت پر مجرم ہرگز مصلوب نہیں ہو سکتا)

متی باب ۲۸ سبت کے بعد جب ہفتے کے پہلے دن پو پھٹنے لگی مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے آئیں اور دیکھو بڑا بھونچال آیا تھا کیونکہ خداوند کا فرشتہ آسمان سے اتر کے آیا اور اس پتھر کو قبر کے ڈھلکا کے اس پر بیٹھ گیا الخ اور اس کے ڈر سے نگہبان کانپ اٹھے۔ ۱۰

مرقس باب ۱۶ جب سبت کا دن گذر گیا مریم مگدلینی اور یعقوب کی ماں مریم اور

سلومے نے خوشبودار چیزین مول لین تاکہ ان کو اسپر ملین اور ہفتے کے پہلے دن بہت سویرے سورج نکلتے پر قبر پر آئین الخ جب اُنہون نے نگاہ کی تو اس پتھر کو ڈہلکا یا ہوا دیکہا اور قبر مین جاکر انہون نے ایک جوان کو سفید پوشاک پہنے دہنی طرف بیٹھے ہوئے دیکہا

لوقا اور وہ (جلیلی عورتین) اتوار کے دن بڑے تڑکے ان خوشبوئیون کو جو تیار کی تہین لیکر قبر پر آئین اوران کے ساتہہ کئی اور بہی تہین اور اُنہون نے پتھر کو قبر پر سے ڈہلکایا ہوا پایا اور اندر جاکے خداوند یسوع کی لاش نہ پائی اور ایسا ہوا کہ جب وہ اس بات سے حیران تہین دیکہو دو شخص چمکتی پوشاک پہنے ان کے پاس کھڑے تھے۔

یوحنا ہفتے کے پہلے دن مریم مگدلینی تڑکے ایسا ہوا کہ ہنوز اندھیرا تہا قبر پر آئی اور پتہر کو قبر پر سے ڈھلکا ہوا دیکہا تب وہ شمعون پطرس اور دوسرے شاگرد پاس جسے یسوع پیار کرتا تہا دوڑی آئی۔

دیکئے متی تو دو عورتین اور مرقس تین لوقا بے تعداد و یوحنا صرف ایک عورت کا قبر پر جانا بیان کرتا ہے۔ متی۔ عورتون کے روبرو ایک فرشتہ آسمان سے اُترا اور پتھر کو قبر سے ڈہلکاکر اسپر بیٹہہ گیا مرقس تین عورتون نے پہلے ہی سے پتھر کو ڈہلکا ہوا اور ایک فرشتہ قبر مین دیکہا لوقا مین پتھر پہلے ہی سے ڈہلکا ہوا اور دو فرشتے قبر مین۔ یوحنا صرف ایک عورت اور پتھر ڈہلکا ہوا اور فرشتہ ندارد بیان کیا ہے۔ متی کے سوا کسی نے پہرہ دارون کا ذکر نہین کیا۔ مرقس کے سوا سب نے اندھیرا لکھا ہے یوحنا کے سوا کسی اور نے پطرس اور دوسرے شاگرد کا دن نکلنے سے پہلے قبر پر جانا بیان نہین کیا متی کے سوا کسی نے بھونچال کا ذکر نہین کیا یہودیون کی شہادت اور پہرہ والون کا بیان کہ اس کے شاگرد قبر مین سے نکال کرلیگئے۔ یہ سب باتین ملاکر پڑھی جاوین اور پھر یسوع مسیح کا چالیس دن تک حواریون کے ساتہہ زندہ رہنا اور زخم دکہانا اور کہانا پینا پیند و نصائح کرنا مانا جاوے تو کیا پھر بھی کفارہ اور مصلوبیت کے فیلسوفی ہمارے حق مین نہین ہو سکتی۔ اور کیا پھر بھی یہ موجودہ اناجیل۔ الہامی اور روح القدس کی مدد سے لکھی ہوئی ماننے کے قابل ہوسکتی ہین۔ شرم! شرم! شرم! (نامہ نگار از وزیرآباد)

حکیم الامت کے خطوط

السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

دنیا مین مرزاجی ایک طوبیٰ کا درخت ہے اور بحمد للہ یہ خاکسار نوردین اسکی ایک شاخ۔ اور میرا پیارا بھی بحمد للہ اس شاخ مین پھنسا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ابھی وہ زمین پر گرا نہین اور خدا کرے کہ نگرے۔ میرزاجی کا کام کیا ہے صرف قرآن کریم سنانا۔ اگر اس کے قرآن سے کسیکا دل صاف نہو تو وہ پھر قرآن ہی سنا ئیگا یہان تک کہ وہ قرآن کا اثر پاجاوے میرے پیارے۔ تو یاد کر اپنے لڑکپن اور بچپن کو کیا تیرا سچا۔ اور مخلص دوست بدعقیدہ۔ بدچلن۔ نافہم۔ یا کمزور ہے کیا تو نے کوئی بدنمونہ اس مین پایا کہ تو اس سے الگ رہنا چاہتا ہے۔ یاد رکھ تیری دعائین تیرے حق مین تیری خاندان کے حق مین تیرے ساتھ ہونین کبھی موثر نہین۔ مجہہ پر بڑا ہی سخت افسوس گزرا ہے کہ تجھے میرزاجی کے متعلق ابتک توہمات ہین معلوم ہوتا ہے کہ تو نے اپنے دوست۔ اور دلی دوست نورالدین کو بھی نہین پہچانا۔ کیا تیرے لئے یہ کافی نہتا کہ نورالدین میرزاجی کا مرید ہے اور بس

اصل یہ ہے کہ تو دنیا پرست ہے اور اپنی نافہمی کا گرفتار۔ خبردار ہوجا اور یہان چلا آ۔ کہان تیری عقل اور مرزاجی پر توہمات تو یہ کرلے اور بوا پسی ڈاک قادیان پہونچ جا۔ والا مین تو افسوس کرون گا۔ مگر تجھے افسوس کے ساتہہ ملامت اُٹھانی ہوگی۔

(نورالدین)

دوسرا خط

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

تم مجھے بے ریب عزیز تھے اور ہو مین نے تم سے محبت کی اور بہت کی۔ مین نے تمہارے لئے دعائین کین اور اکثر قبول ہوئین الحمدللہ۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ یقین ہے کہ قیامت مین بھی قبولیت ظاہر ہوگی

میری محبت ایسے وقت سے شروع ہوئی جب مجہہ مین شعور و تمیز کا مادہ نہ تہا اور وہ میری علم و شعور کے ساتہہ ساتہہ بڑھتی رہی میرا تمہارا بچپن تہا مگر اللہ تعالےٰ کا محض فضل اور اس کی خاص رحمت تھی اور تعجب انگیز کرم تہا کہ میرے اور تمہارے درمیان باین جوش محبت اور شدت پیار کے بچپن سے کوئی ایسی حرکت واقع نہ ہوئی جسکو تم یا مین یا ہمارے پرانے دوست حقارت کی نگاہ سے دیکہین۔ تم خوب یاد کرو۔ کوئی لفظ کوئی حرکت۔ کوئی ناشائستہ ارادہ۔ اور نالائق خواہش میری تمپر کبھی بھی ظاہر ہوئی۔ یہ اللہ تعالےٰ کی نعمتین ہین جو ابتداء سے میرے شامل حال ہین مین ذکر کرونگا۔ کیونکہ یہ نعمت کا بیان ہے۔ مین نے جب دعا کی اللہ تعالےٰ کی رضامندی کے لئے۔ اور تعجب آتا ہے کہ کس طرح اللہ کریم میرے ساتہہ تہا کہ مجھکو ہمیشہ محفوظ رکہا بچپن مین انسان کیا نہین کرگذرتا۔ پھر مین نے ہمیشہ ترقی کی یہان تک کہ حضرت امام صادق کی بیعت نصیب ہوئی اور تم میرے ساتہہ مرید ہوئے اب مجھے امید ہوگئی کہ الہ دین جو میرا پیارا دوست ہے۔ میرا بہائی ہوگیا اب انشاء اللہ تعالےٰ ترقی کریگا لاکن تمنے ٹہوکر کہائی اور قادیان کا آنا تو ترک کر دیا تہا۔ مگر جو چندہ بغرض خدمت وعدہ کیا تھا اس سے بھی تخلف کیا۔ افسوس۔ افسوس۔ افسوس۔ کیا تمپر یہ فضل کچہہ کم تہا کہ میرا کوئی دنیوی احسان تمپر نہین ہوا۔ مین نے اب تک تم سے ایک

کوڑی کا سلوک نکیا - باا ینکہ مجہ مین دولت کے لحاظ سے بڑی وسعت تھی تم اس بھید کو نہین سمجھ اسمین بھی حکمت تہی - اور ہے اگر سوچو والا ہم بتا دینگے -

حال جس خرچ کا تم کو ڈر تہا شاید اتنا خرچ مشکلات مین ہو جاوے - اللہ رحم کرے - اللہ دین مین راستباز رہون - اور میرا امام بے ریب بالکل راستباز ہے - ہم دنیا پرست نہین - دنیا کے طالب نہین - دنیا کے لئے ہم کوشش نہین کرتے - راستبازی پہیلانے کی کوشش کرتے ہین - اسواسطے کامیاب ہین اور رہینگے آہ کوئی سمجھے اور تم سمجھو -

اب میری صلاح یہ ہے کہ تم سچی توبہ کرلو - کہانے پینے - لباس - خوراک - گھر کے اسباب مین - ایسی تدبیر کرو جسمین مال حرام کا کوئی حصہ نرہے اور استغفار و دعا اپنا شعار بنالو - اور متواتر بحضور حضرت امام خطوط لکہو مگر براہ راست ہون - میرے ذریعہ سے نہون -

مین دعا کرونگا - مگر تم نے مجھے بہت ناراض کردیا ہوا ہے مین نے ایک خط مین صاف لکہہ دیا تہا مدت ہوئی کہ تم ضرور یہان آجاؤ مگر کون سنتا ہے اللہ تعالے تیر فضل کریگا اور تمہاری مدد کریگا اور میری سنیگا جب کرونگا - غور کرو - ہمارا کنبہ کسطرح محض اللہ تعالے کے فضل سے پلتا ہے کیا ہم کسی سے روپیہ لیتے ہین - نہیں - مرزا جی کے مرید وہین منشی الہ داد وہان موجود ہے اور حکیم فضلدین بھیرہ مین کسی سے پوچہو - کیا مین یہان میرزا جی کے مریدون سے کچہ لیتا ہون - نہین نہیں نہین اور ہرگز نہین - کیا محمد یوسف تمہاری طرح بدصورت ہے - اس کی ماں محمد یوسف کے سر پر ہاتھ رکھکر یہ دعا پڑھ دے اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْکِتَابَ وَفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ سات بار - ای اللہ اس کو قرآن سکہا اور دین کا سمجہ دار بنا -

منشی الہ داد کو السلام علیکم و رحمتہ و برکاتہ پہونچا دینا -

نورالدین از قادیان ۱۴ مارچ ۱۹۰۲ء

بیعت

عمردین دیب گران ضلع ہزارہ تحصیل مانسہرہ تہانہ بہوگڑمنگ
اسیر //
تیسر //

رحمت نور بنت شرف الدین موضع دیب گران
زوجہ غلام محمد //
مسماۃ کرم نور بنت غلام محمد //
مسماۃ نسو بنت مطیع علی //
مسماۃ بانو بنت غلام اعوان //
مسماۃ فضل نور بنت حبیب اعوان //
مسماۃ قاسم نور بنت عبداللہ اعوان //
مسماۃ کرم نور بنت احمد نور //
مسماۃ خانی بنت صوفی اعوان //
مسماۃ وہاب نور بنت حبیب اعوان //
مسماۃ رحمت بی بی بنت مطیع علی //
فتح محمد سجی کوٹ ہزارہ ایبٹ آباد
فضل // // //
امیر محمد // // //
مسماۃ وہاب جی بنت نیاز محمد // //
سید محمد // //
محمد ولد خیر محمد // //
محمد ولد فضل // //
حبیب نور بنت فقیر محمد - // //
مسماۃ گامی زوجہ فتح محمد // //
مسماۃ خانی // //
حکیم امام الدین صاحب کہیوا سیالکوٹ پسرور
شیخ محمد جعفر صاحب // // //
چودہری مہرداد صاحب // // //
چودھری نبی بخش صاحب // // //
میان عمرالدین نجار // // //
میان الہ دتا صاحب نجار // // //
میان ارڑا حجام // // //
میان خدا بخش گزر بردار // // //
اہلیہ منشی الہ دتا صاحب سیالکوٹ محلہ نوال
عبدالمجید خان // //
عبدالحمید خان // //
مستری عزیزالدین ملازم محکمہ پبلک ورکس ادہمپور
سڑک جدید مقام شیدہ ڈاکخانہ دلسال
شیخ ناصر معہ سارجنٹ پولیس لدیانہ
جناب سید فرزند علی شاہ صاحب سجادہ نشین
غوث پور
نعمت اللہ کوٹلہ مالیر
عبداللہ صاحب خانپوری //

سنتا نومسلم موہن مزرعہ ضلع انبالہ
ملک الہ دتا بستی رائین ملتان
زوجہ غلام حسین صاحب صدیقی سیالکوٹ
زوجہ مستری نورالدین //
نبی بخش صاحب نجار
جلال الدین لاہیکی لاہور
عمرالدین سیالکوٹ محلہ اراضی یعقوب
خان بخش معمار پٹیالہ
قاسم علی کرنال قلندر دروازہ
سید ولایت شاہ صاحب میران پنڈی سیالکوٹ
حسین شاہ صاحب // //
چودھری محمد علی صاحب گجرات
صاحب محمد دین صاحب جمون جوگی دروازہ
متصل مسجد عبدالغنی خانصاحب
علی محمد خانصاحب بہٹالوالا گورداسپورہ بہاولپور
مصاحب صاحب چک لوہٹ لدیانہ
عبدالرحمن صاحب // //
عیسیٰ صاحب // //
مولا بخش صاحب // //
بدرالدین صاحب // //
خان محمد صاحب // //
عبدالرحمن صاحب // //
علیا صاحب // //
غلام نبی صاحب // //
الٰہی بخش ولد صوبہ // //
نور محمد ولد کریم بخش // //
الٰہی بخش ولد محمد // //
نور محمد ولد الٰہی بخش // //
اسمعیل صاحب // //
عبدالصمد صاحب // //
سلیمان صاحب // //
عبداللہ صاحب // //
بوٹا صاحب // //
گامون صاحب // //
نور محمد صاحب // //
ابراہیم صاحب // //
لکہا ولد نغرو // //
لکہا ولد محرم // //
علی احمد // //

یا طاعون

طاعون

دیدۂ عبرت کشا قہر قہاری بہ بین

جناب محمد یوسف صاحب گلی بمبئی (ترجمہ چٹھی) آپ کے عرق طاعون نے جادو کا کام کیا ہے اور بہت سی جانین بچائیں اکثر احباب اس کی تعریف کرتے ہین۔

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب از بورنگ پیٹھ آپکی دوا مین خدا کے فضل و کرم سے بیشک فائدہ ہے مین نے ایک بیمار کی حالت درد سر اور ہذیان مین یہ دوا دی دو شیشی سے فائدہ ہوا میرے پاس اور دوا نہیں ایکدرجن بوتل عرق طاعون ارسال فرماوین جو مفید اور زود اثر دوا ہے۔

جناب محمد حیات بادشاہ چندہ پیٹ اسکا میری ہمشیرہ بیماری طاعون سے صحت یاب ہے، صرف پاؤن پر ورم باقی ہے اسکا کوئی علاج ارسال کرین۔

جناب ابراہیم بوڑرنگ پیٹھ ۲۵ عدد شیشی عرق طاعون ارسال کرین آپ کی دوائی سے بہت فائدہ ہوا

جناب عبدالحمید معرفت عبدالقیوم صاحب ہیڈ اکونٹنٹ آف دی سیٹی میونسپلٹی بنگلور میری گردن پر ایک بارگر نمودار ہے اس کیواسطے دوا ارسال فرماوین

سرکار جلالت آثار نواب آقا محمد خانصاحب بہادر کاظمین علاقہ ہند بدست سید علی منشی نیو ایجنٹ آپکی ایجادہ دوائی طاعون مفید ہے

جناب محی الدین خانصاحب احمد سیٹھ جنرل بہادر میسور آپ کی دوا طاعون اکسیر شفا مجرب ہے، چند شیشیان ارسال فرماوین

جناب حکیم محمد یوسف ٹمکوری ریاست میسور مقام سرا آپ کی دوائی طاعون کی شہرت یہان بکثرت ہو رہی ہے

جناب سید محمد پنشنر رام باغ گاڑی خانہ کراچی آپکا ایجاد کردہ عرق طاعون دو مریضون کو دیا گیا بحکم خدا شفایاب ہوئے امید ہے کہ جناب بوتلین ارسال فرماوینگے۔

یہ برباد کنندۂ بنی آدم بعد از مدت ہند مین پھیلا ہے ابتک تجربہ سے یہی بات معلوم ہوئی ہے کہ قبل از ظہور بطور علاج حفظ ما تقدم کچھ چارہ کیا جاوے تو مرض پھیلنے نہین پاتا چنانچہ اکسیر شفا کی بابت ہند کے اکثر حصہ مین جہان یہ ظاہر ہوا تصدیق ہو گئی ہے کہ یہ طاعون کو روکتی ہے مبتلا شدہ مریض کو بچاتی ہے علیحدہ کتاب آٹھ آنے کا ٹکٹ بھیجنے سے مفت ملسکتی۔ یہ قیمت فی شیشی عہ در جن شیشی ســـہ

شفایاب مریضون کی چند سارٹیفکٹ بطور نمونہ

جناب منشی غلام احمد صاحب کشمیری مکان جناب حکیم مولوی مرزا احمد صاحب ڈاکٹر سٹریٹ بمبئی دوا اکسیر شفا کی یہ کیفیت ہے کہ چار مریضون مبتلایان طاعون کو دی انہین سے دو مریض جو فوراً مبتلائے طاعون مرض ہوئے تھے یہ دوا دیتے ہی دس منٹ کے بعد ان کا بخار اتر گیا اور عرق تمام بدن پر آگیا اور شدت تشنگی بھی جاتی رہی اور دو مریض جو مدت سے مبتلائے بخار تھے دوا کے پیتے ہی پیاس کی شدت کم ہوگئی اور بخار مین بھی افاقہ ہو گیا مطلب یہ ہے کہ اس بیماری کے بعض کا بخار اتر تا نہیں مگر خدا کے فضل سے اور آپکی تیز اس دوا کے دینے سے چار شخصون کو فائدہ ہوا طبیعت اس دوائی سے عجب مسرور ہوتی ہے دل بیمار کے دل سے کدورت دور ہوتی ہے دوائی آپکی ہے یا نقش اسم اعظم ہے کہ جسکے دیکھنے سے ہی بلا کافور ہوتی ہے کرے تعریف کس منہہ سے دوا کی احمد کمتر مثال نیر اعظم یہ خود مشہور ہوتی ہے

شامت اعمال ما صورت طاعون گرفت

جناب سیدی عبدالرحمن خلف سیدی حسین خلعدار از جزیرہ جبشان ضلع علی باغ متصل بمبئی آپ کی ایجاد کردہ مرض طاعون کی دوائی نے فوراً اکسیر کا کام کیا ہے

جناب سیٹھ آنے دیرو دسہ بہاری آف کنٹرکٹر کیماڑی شہر کراچی آپنے اس مرض طاعون کی دوا ایجاد کی ہے جس سے سینکڑون مریض شفا پا چکے ہین اور پاتے جاتے ہین سو مہربانی فرماکر بدین کارڈ بنام کچھ دوا ارسال کرین

جناب صوبہ دار صاحب حسن خانصاحب پنشنر رام باغ گاڑی احاطہ کراچی۔ آپکا عرق طاعون دو مریضون کو دیا گیا بحکم خدا اچھے ہوگئے

جناب عبدالرزاق شاہ ولد نعمت شاہ نقشبندی محل ناریل باڑی داؤد حسن شاہ بمبئی عرض یہ ہے کہ آپ کی ارسال شدہ دوائی سے بمبئی مین لوگونکو بڑا فائدہ ہوا ہے مین نے بچشم خود دیکھا ہے کہ جس وقت مریضون کو دوائی پلائی فوراً ہوش آگیا

جناب منشی قلندر حسین صاحب ہوش آر کے اینڈ۔ ایم۔ او کیمپ ہوش کوٹہ ضلع بنگلور آپکے عرق طاعون نے بہت مریضون کو فائدہ دیا۔ دو شیشی مہربانی فرماکر ارسال کرین

زبدۃ الحکما ڈاکٹر غلام نبی موچی دروازہ اعوان منزل لاہور